REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R-N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

REGD. NO. L/GDP-3

جلد ۲۸ — شمارہ ۳۰

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ: سالانہ ۱۵ روپے، ششماہی ۸ روپے، ممالک غیر ۳۰ روپے، فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN: 143516

۵ رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ — ۲۶ وفا ۱۳۵۸ ہش — ۲۶ جولائی ۱۹۷۹ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۳ وفا (جولائی) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں درج شدہ مورخہ ۱۷ جولائی کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

" طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ' الحمد للہ "

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی ' درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۳ وفا (جولائی) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی ایک ٹانگ میں تکلیف بدستور چل رہی لیکن پہلے کی نسبت کچھ افاقہ ہے۔ صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب کے متعلق دُعا کی درخواست صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں۔

✖ — قادیان میں جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

تبلیغ کے میدان سے!

صوبہ آسام کا پہلا کامیاب تبلیغی دورہ

آٹھ افراد کا قبولِ احمدیت

رپورٹ مرسلہ: مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ

نہایت سرسبز و شاداب، چھوٹی بڑی ساگوان اور شال کے درختوں سے ڈھکی پہاڑیوں سے گھرے حسین وادیوں والا صوبہ آسام کئی ایک خصوصیات کا حامل ہے۔ دُنیا میں سب سے زیادہ چائے یہاں پیدا ہوتی ہے جس کے میلوں میل رقبہ میں پھیلے ہوئے کھیت دیکھنے میں بھی بہت خوبصورت لگتے ہیں۔ چائے کے علاوہ پٹسن، سپاری اور چاول بہت کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ قدرتی گیس اور تیل کے زخائر بھی پائے جاتے ہیں یہاں کے لوگ بہت سادہ لیکن محنتی ہیں۔ مذہب سے بے رغبتی عام ہے۔ آسامی زبان بولی جاتی ہے اکثر لوگ بنگلہ زبان سمجھتے اور بولتے ہیں۔ اور یہ بھی خوبی کی بات ہے کہ آسام کے خاص و عام لوگ آسانی سے اُردو بھی سمجھ اور بول لیتے ہیں۔

آسام، ہندوستان کے شمال مشرقی کنارے میں واقع ایک ایسا صوبہ ہے جہاں ابھی تک باقاعدہ طور پر تبلیغ نہیں کی گئی تھی جس کی وجہ سے وہاں بہت کم احمدی ہیں۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی وہاں احمدیت کا پیغام پہنچ چکا تھا۔ باوجود اس کے کہ آسام تہذیب دُنیا سے بہت پیچھے تھا اور قادیان پنجاب کی ایک چھوٹی اور گمنام سی بستی تھی۔ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں ہی " منی پور " جو آسام ہی کا ایک حصہ تھا، سے دو اشخاص قادیان تشریف لائے۔

چنانچہ سیرت المہدیؑ حصہ چہارم میں حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی سے روایت درج ہے کہ:

" دو شخص منی پور آسام سے قادیان آئے مہمان خانہ میں آکر انہوں نے مہمان خانہ والوں سے کہا کہ ہمارے بستر اُتارے جائیں اور سامان لایا جائے۔ اور چارپائی بچھائی جائے۔ خادمان نے کہا آپ خود اپنا سامان اُتروائیں۔ چارپائیاں بھی مل جائیں گی۔ دونوں مہمان اس بات پر رنجیدہ ہو گئے اور فوراً یکہ پر سوار ہو کر واپس روانہ ہو گئے۔ میں نے مولوی عبدالکریم صاحب سے یہ ذکر کیا تو مولوی صاحب فرمانے لگے۔ جانے دو ایسے جلد بازوں کو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس واقعہ کا علم ہوا تو نہایت جلدی سے، ایسی حالت میں کہ جوتا پہننا بھی مشکل ہو گیا۔ حضورؑ ان کے پیچھے نہایت تیز قدم چل پڑے۔ چند خدام بھی ہمراہ تھے۔ مَیں بھی ساتھ تھا۔ نہر کے قریب پہنچ کر ان کا یکہ مل گیا اور حضورؑ کو آتا دیکھ کر وہ یکہ سے اُتر پڑے۔ حضورؑ نے انہیں واپس چلنے کو کہا اور فرمایا کہ آپ کے واپس آنے کا مجھے درد پہنچا ہے۔ چنانچہ وہ واپس آئے۔ حضورؑ نے یکہ میں سوار ہونے کے لئے انہیں فرمایا کہ مَیں ساتھ چلتا ہوں۔ مگر وہ شرمندہ ہوئے اور سوار نہ ہوئے۔ اس کے بعد مہمان خانہ پہنچے۔ حضورؑ نے خود ان کے بستر اتارنے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ مگر خدام نے اُتار لئے۔ حضورؑ نے اسی وقت دو نواڑی پلنگ منگوائے اور ان پر ان کے بستر کروا دیئے۔ ان سے پوچھا کہ آپ کیا کھائیں گے۔ اور خود ہی فرمایا کہ اس طرف تو چاول کھائے جاتے ہیں اور رات کو دودھ کے لئے پوچھا۔ غرض کہ ان کی تمام ضروریات اپنے سامنے پیش فرمائیں اور جب تک کھانا آیا وہیں ٹھہرے رہے۔ اس کے بعد حضورؑ نے فرمایا کہ ایک شخص جو اتنی دور سے آتا ہے۔ راستہ میں تکلیف اور صعوبتیں برداشت کرتا ہے یہاں پہنچ کر سمجھتا ہے کہ اب مَیں منزل پر پہنچ گیا ہوں اگر یہاں آکر بھی اس کو یہی تکلیف ہو تو یقیناً اس کی دلشکنی ہوگی۔ ہمارے دوستوں کو خیال رکھنا چاہیئے۔" (صفحہ ۱۰۷۱)

غرض مندرجہ بالا واقعہ سے جہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اکرام ضیف کے خُلق پر روشنی پڑتی ہے وہاں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ کس طرح وعدہ الٰہی " وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰھُمْ جَمْعًا " (سورہ کہف) کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فرشتے لوگوں کے دلوں میں تحریک کر رہے تھے اور اس وعدہ کے مطابق جو خدا تعالیٰ نے حضورؑ سے فرمایا تھا کہ " یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ " خدا تعالیٰ لوگوں کو کھینچ کھینچ کر آپؑ کے پاس لا رہا تھا ——— !

اس قدر تمہید کے بعد عرض ہے کہ مکرم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کی منظوری سے خاکسار اور مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے سیکرٹری تبلیغ کلکتہ نے جنہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مبارک تحریک وقفِ عارضی پر لبیک کہتے ہوئے اپنے ۲ ہفتے وقف کئے تھے، مورخہ ۶ جون کو صوبہ آسام کے تبلیغی دورہ پر روانہ ہوئے — صوبہ آسام کی طرف باقاعدہ طور پر یہ پہلا تبلیغی وفد تھا جو ۷ جون کو گوہاٹی پہنچا۔ ۸ جون کو آسام میں عام ہڑتال ہونے کے سبب ہمیں گوہاٹی میں رُکنا پڑا۔ اس ایک روز میں ہمیں کئی ایک لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقعہ ملا۔

۹ جون کو ہم گوہاٹی سے لونگ سونگ ٹی سٹیٹ ضلع نوگاؤں میں مکرم محمد حبیب القادر صاحب کے پاس پہنچے جو کہ نئے احمدی ہیں۔ موصوف پہلی بار ۱۹۷۲ء میں قادیان گئے تھے اس کے معاً بعد نائیجیریا (مغربی افریقہ) گئے وہاں پر جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی دیکھ کر بیحد متاثر ہوئے اور کافی تحقیق کرنے کے بعد ۱۹۷۴ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ خدا کے فضل سے نہایت مخلص احمدی ہیں۔ لونگ سونگ ٹی سٹیٹ کے ہیڈ منیجر کے عہدے پر فائز ہیں۔ ہمارا بارہ روزہ قیام ان ہی کے پاس رہا۔ اس پورے عرصہ میں آپ نے جس خلوص اور محبت کا اظہار فرمایا وہ قابلِ رشک ہے۔ خدا کے فضل سے بے حد تبلیغی جذبہ رکھتے ہیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ آپ اپنی ذاتی کار میں باقاعدہ ایک طے شدہ پروگرام کے مطابق گرد و نواح کے اور دُور دراز کے علاقوں میں بھی تبلیغ کے لئے لے جاتے رہے آپ کے نہایت مستعد اور فرمانبردار دونوں بیٹے عزیز اعجاز نوری قادر اور رضوان شہریار قادر ہر جگہ ساتھ رہے۔ حتیٰ کہ آپ کی اہلیہ محترمہ بھی تبلیغی جذبہ سے سرشار ہو کر بعض جگہ ساتھ جاتی رہیں اور عورتوں میں تبلیغ کرتی رہیں۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء !

اس عرصہ میں مختلف تاریخوں میں نوگاؤں ٹاؤن میں تین بار تبلیغی مجالس قائم ہوئیں جس میں شہر کے پچاس سے زائد معززین پروفیسر، ڈاکٹر اور وکلاء وغیرہ شرکت کرتے رہے اور خدا کے فضل سے ہر مجلس بیحد کامیاب رہی۔ ہر مجلس چار پانچ گھنٹے جاری رہی۔ اس کے نتیجہ میں تمام شہر میں ایک ہلچل پیدا ہو گئی۔ کیونکہ جہاں ان مجالس میں شامل ہونے والے بے حد متاثر ہوئے وہاں غیر احمدی علماء نے تمام شہر میں ہمارے خلاف غلط پروپیگنڈہ شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ ہماری تیسری اور آخری

(آگے صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیے)

ملک صلاح الدین ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر، قادیان
مؤرخہ ۲۶ رفا ۱۳۵۸ ہش

چمنِ رُوحانیت کا موسمِ بہار!

رمضان المبارک

موسموں میں سے بہار کا موسم! کس قدر مسرّتوں اور شادمانیوں کے پیام لاتا ہے!! خزاں کے بعد ہر سُو ایک تازگی، ایک نئی زندگی نظر آتی ہے۔ سُوکھی سُوکھی ٹہنیوں پر ہری ہری آنکھیں، گویا دُنیا میں ایک نئے انقلاب کا سماں دیکھنے کے لیے کُھل رہی ہوتی ہیں۔ ٹنڈ منڈ درختوں پر سبزہ کا لباس چڑھنا شروع ہوتا ہے اور چاروں طرف ہریالی ہی ہریالی دیکھ کر لوگوں کے چہروں پر شادمانی اور خوشحالی کے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں۔ نئے جوش اور نئے ولولے دلوں میں انگڑائیاں لینے لگتے ہیں —— کیسے سُہانے ہوتے ہیں یہ بہار کے دن اور کیسی جانفزا ہوتی ہیں یہ بہار کی راتیں ——!

·✻· ———— ·✻· ———— ·✻·

یہ تو رہی مادّیت کی بات۔ اب رُوحانیت کی دُنیا میں چلتے ہیں۔ وہاں بھی سردی بھی ہے اور گرمی بھی، خزاں بھی ہے اور بہار بھی ——! ایک متوسط مومن کی رُوحانی زندگی میں کئی طرح کے موڑ اور اَدوار آتے ہیں۔ چُستی اور سُستی کے لمحات میں سے وہ گذرتا رہتا ہے —— لیکن دنوں میں سے جُمعہ کا دن، مہینوں میں سے رمضان کا مہینہ، سالوں میں سے وہ سال جس میں ایک مسلمان کو حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہو۔ ان کی خصُوصیّات اور برکات سے کون مسلمان بے خبر ہوگا ——!

·✻· ———— ·✻· ———— ·✻·

قُرآن مجید میں رمضان المبارک کی برکتوں کا تذکرہ ہے۔ احادیثِ نبوّیہ میں اس کی فضیلتوں کا بیان ہے۔ قرآن مجید اسی مبارک مہینہ میں نازل ہوا۔ اور لیلۃ القدر اسی مبارک مہینہ میں مقرر ہے۔

جس وقت قارئین کے ہاتھوں میں یہ پرچہ ہوگا، رُوحانیت اور نُورانیت کا عظیم انتشار شروع ہو چکا ہوگا۔ اور

○— ہر روزہ دار کے چہرہ پر ایک نُور ہوگا۔
○— مُنہ میں ایک ایسی "بُو" ہوگی جو خدا تعالیٰ کے نزدیک کستُوری کی خوشبو سے بھی زیادہ محبوب ہوگی۔
○— زبانیں ذکرِ الٰہی اور تسبیح و تحمید سے تر ہوں گی۔
○— ہر گھر سے قرآن مجید کی تلاوت کی آوازیں بلند ہو رہی ہوں گی۔
○— نمازِ تراویح کے نوافل پڑھے جا رہے ہوں گے۔
○— تہجد کے نوافل میں اپنے ربِّ کریم سے مناجات ہو رہی ہوں گی۔
○— قرآن مجید اور احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے درس ہو رہے ہوں گے
الغرض ایک عجیب رُوحانی گہما گہمی ہوگی

·✻· ———— ·✻· ———— ·✻·

ایک ایسی پاک فضا ہوگی۔ ایک ایسا مثالی معاشرہ نظر آئے گا کہ جس میں

★— کوئی روزہ دار جھُوٹ نہ بولتا ہوگا۔
★— گالی گلوچ تو دُور کی بات ہے۔ کوئی اگر غصّہ میں آجائے تو روزہ دار کہے گا بھائی معاف کرو اِنّی صائم —— کیونکہ ایک مسلمان روزہ رکھے اور پھر جھوٹ بھی بولے۔ گالی گلوچ بھی کرے اور لڑائی جھگڑا بھی کرے تو ایسے شخص کے بارے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف فرما دیا ہے کہ ایسا شخص خواہ مخواہ بھوک اور پیاس کی تکلیف برداشت کر رہا ہے جبکہ اس کا روزہ اللہ تعالےٰ کو ہرگز پسند نہیں —— بہر حال

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

روزہ دار کو چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کے ذکر میں مصرُوف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو

"روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے۔ بلکہ اس کی حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اُسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے۔ اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالےٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدّنظر رکھنا چاہیئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے۔ بلکہ اسے چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے۔ تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے۔ دوسری روٹی کو حاصل کرے جو رُوح کی تسلّی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں۔ اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے، انہیں چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں۔ جس سے دوسری غذا انہیں مل جائے۔" (ملفوظات)

★— ہر طرف سلامتی کا پیغام ہوگا۔
★— دُعاؤں کے تحفے ہوں گے۔
★— سب سے بڑھ کر یہ کہ روزہ کی حالت میں احساس بیدار ہو جاتے ہیں۔ غریب بھائیوں کی تنگدستی کے بارے میں وہ سنجیدگی سے غور کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ صدقہ و خیرات میں غیر معمولی اضافہ ہو جاتا ہے —— احادیث میں آتا ہے کہ ہمارے آقا و مطاع محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقہ و خیرات کا عمل ماہِ رمضان المبارک میں تیز و تند آندھی سے بھی زیادہ تیز ہو جاتا ——!

غرضیکہ باہمی اخوّت و ہمدردی۔ قُربانی و ایثار کا جذبہ اس مبارک مہینے میں بہت ترقی کر جاتا ہے۔ اور حقُوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقُوق العباد کی ادائیگی کا غیر معمولی احساس پیدا ہو جاتا ہے۔

·✻· ———— ·✻· ———— ·✻·

روزہ تزکیۂ نفس کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس مبارک مہینے میں بندہ خدا تعالےٰ کا اس قدر قُرب حاصل کر سکتا ہے۔ یا خدا تعالےٰ خود اپنی شفقت اور رحمت سے اس قدر بندہ کے قریب آجاتا ہے۔ کہ اِنّی قریبٌ کا مژدہ سُناتا اور اُجِیبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ کی بشارت دیتا ہے —— اس مبارک مہینے میں دُعاؤں کی قبولیت اور اجابت کے آسمانی دروازے نہایت وسعت کے ساتھ کھول دیئے جاتے ہیں۔

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ اس بابرکت مہینہ کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"جیسے ایک سخی اپنے خزانہ کے دروازے کھول کر اعلان کر دے۔ کہ جو آئے لے جائے۔ ان دنوں خدا تعالےٰ اپنی برکتوں اور رحمتوں کے دروازے اپنے بندوں کے لئے کھول دیتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ آؤ آکر لے جاؤ۔"
(الفضل ۹ر اپریل ۱۹۲۶ء)

پس کیا ہی بابرکت ہیں یہ دن! اور کیا ہی مبارک ہیں یہ راتیں ——!! اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق دے کہ اس مبارک مہینے کی برکتوں سے ہم پُوری طرح مستفید ہوں۔ اور جب یہ مہینہ ہم سے رخصت ہو تو اس قدر زادِ ہمارے پاس جمع ہو چکا ہو جو کم از کم اگلے رمضان تک کفایت کر سکے۔ وباللہ التوفیق!

(محمد انعام غوری)

خطبہ جمعہ

رمضان المبارک کے ذریعہ انسان غیر متناہی روحانی جسمانی ذہنی ترقیات حاصل کر سکتا ہے!

اگر ہم خلوص نیت سے اس ماہ میں عبادات بجا لائیں تو اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت بیّنات اور نور عطا فرمائیگا

رمضان کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنیکی کوشش کرو!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۴ نومبر ۱۹۶۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ـــــ ربوہ

سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی :-

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

اس کے بعد فرمایا :-

اس آیت کریمہ میں

اللہ تعالیٰ یہ بیان فرماتا ہے

کہ قرآن کریم ایک عظیم کتاب ہے۔ یہ ھُدًی ہے۔ یعنی احکام شریعت پر مشتمل نازل کی گئی ہے۔ ہدایت کے معنی اس آسمانی شریعت کے ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے کسی محبوب نبی اور رسول کے ذریعہ دُنیا میں نازل کرتا ہے۔ تاکہ وہ اپنی استعداد کے مطابق اس کی طرف رجوع کر سکیں۔ اور اس کے انعامات کو حاصل کر سکیں اور اس کا قُرب پا سکیں۔

اللہ تعالےٰ نے یہاں یہ بیان فرمایا ہے' یہ ایک ایسی شریعت آسمانی ہے کہ لِلنَّاسِ جس کا تعلق کسی ایک قوم یا کسی ایک ملک یا کسی ایک زمانہ کے ساتھ نہیں بلکہ ہر زمان و مکان میں بسنے والے انسانوں سے اُس کا تعلق ہے۔ یہ ان کے لئے ایک

کامل اور مکمل شریعت

ہے۔ اور ہدایت کے دوسرے معانی کی رُو سے اللہ تعالےٰ یہاں یہ بھی بیان فرماتا ہے کہ یہ ایک ایسی شریعت ہے کہ جو شخص ابتداء میں بعض باتوں کو سمجھتے ہوئے اس پر ایمان لاتا ہے۔ اور اپنی سمجھ کے مطابق اس پر عمل کرتا ہے یہ کتاب اس کے دل میں مزید روحانی ترقی کا شوق پیدا کرتی ہے اور مزید روحانی ترقی کی تڑپ کو پُورا کرنے کے سامان بھی اس میں پائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر وقت ایسے انسان کے ساتھ رہتا ہے اور اس کی رُوحانی راہ نمائی کرتے ہوئے بلند سے بلند مقامات تک اُسے پہنچاتا چلا جاتا ہے اور ایسے انسان کا اللہ تعالےٰ کے فضل سے انجام بخیر ہوجاتا ہے

پھر فرمایا کہ یہ صرف ھُدًی لِّلنَّاسِ ہی نہیں بلکہ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی بھی ہے

واضح دلائل اور حکمتیں

بتا کر اپنی شریعت اپنے احکام کو منوانے والی کتاب ہے۔ دُنیا میں بہت سے لوگ تو ایسے ہوتے ہیں جو دین العجائز کو اختیار کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی رحمتوں سے وافر حصّہ پاتے ہیں۔ لیکن بہت سے ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے عقل اور فراست دی ہوتی ہے۔ فکر اور تدبّر کے وہ عادی ہوتے ہیں۔ اگر ان لوگوں کی تسلّی کا سامان بھی اس کتاب میں نہ ہوتا۔ تو وہ ٹھوکر کھا جاتے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ہم نے ایسے ذہنوں کی ترقی کا سامان بھی اس میں کر دیا ہے۔ یہ کتاب حکمت اور دلائل کے ساتھ اپنے احکام کو منواتی ہے۔ اور یہ کتاب ایسی کتاب ہے جو فرقان یعنی حق اور باطل میں تمیز کرنے والی ہے۔ (جہاں تک اعتقادات کا سوال ہے) اور عملِ صالح اور ایسے عمل کے مابین جو فساد سے پُر ہو' امتیاز کرنے والی ہے۔ اس کی تعلیم ہمیں بتاتی ہے کہ یہ اعمال ایسے ہیں جو اللہ تعالےٰ کو محبوب ہیں۔ اور یہ ایسے ہیں جن میں فساد پایا جاتا ہے اور فساد کو پسند کرنے والا اور فساد سے پیار کرنے والا شیطان ہی انہیں پسند کرتا ہے۔ اگر تم اللہ تعالےٰ کی محبّت کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس قسم کے فساد والے اعمال سے تمہیں پرہیز کرنا ہوگا۔ یہ کتاب عملِ صالح اور عملِ غیر صالح (جسے عربی زبان میں طالح بھی کہا جاتا ہے) کے درمیان فرق کر کے دکھا دیتی ہے۔

پس یہاں اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اس قدر عظیم کتاب کو ہم نے رمضان کے مہینے میں نازل کرنا شروع کیا تھا۔ شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ اور اسے (سارے کے سارے کو) اپنے اپنے وقت پر رمضان کے مہینے میں نازل کرتے رہے ہیں۔ جیسا کہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ماہِ رمضان میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے

جبرائیل علیہ السّلام نزول فرماتے

اور میرے ساتھ قرآنِ کریم کا دَور کیا کرتے اس رمضان میں جتنا حصّہ قرآن کریم کا نازل ہو چکا ہوتا' اس کا دَور نزول کے ذریعہ جبرائیل علیہ السّلام حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتے۔ ایک دفعہ پھر دوسری دفعہ پھر تیسری دفعہ نزول ہوتا رہتا تھا۔ اور آخری سال نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جبرائیل علیہ السلام نے میرے ساتھ دو دفعہ قرآنِ کریم کا دَور کیا ہے۔ غرض اتنی عظیم کتاب کا اس مہینے میں بار بار نزول ہونا اور پھر اسی مہینے میں نزول ہونا بتاتا ہے کہ یہ ماہ بھی بہت سی برکتیں اپنے اندر رکھتا ہے۔ پس فرمایا کہ یہ وہ مہینہ ہے جس کے بارے میں قرآن کریم کے احکام بھی پائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کا قرآن کریم کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے۔ اور جو قرآنی برکتیں اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان کی ہیں' جن کا اختصار کیساتھ ابھی مَیں نے ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تم ان برکتوں کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو رمضان کی عبادتوں سے پُورا پُورا فائدہ اُٹھاؤ۔

رمضان میں انسان

رمضان کی عبادات

یعنی روزہ۔ وہ نوافل جو کثرت سے پڑھے جاتے ہیں۔ اور وہ دینی مشاغل جن میں انسان مصروف رہتا ہے۔ مثلاً سخاوت ہے۔ کمزور بھائیوں کا خیال رکھنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں اس طرف خاص توجہ فرماتے تھے۔ غرض وہ تمام عبادات جن کا تعلق رمضان سے ہے اگر تم بجا لاؤ گے تو تین باتیں تمہیں حاصل ہو جائیں گی۔ تین برکتوں کے تم وارث ہوگے۔ اور وہ تین برکتیں یہ ہیں کہ تمہیں ہدایت ملے گی۔ ہدایت تمہارے دلوں میں بشاشت پیدا کرے گی۔ اور یہ شوق پیدا کرے گی۔ کہ ہدایت کے اس مقام پر ٹھہرنا تو ٹھیک نہیں۔ جب اللہ تعالےٰ نے ہمیں یہ استعداد دی ہے کہ ہم ہدایت کی سیڑھیوں پر درجہ بدرجہ بلند سے بلند تر ہوتے چلے جائیں گے تو پھر ہمیں آگے چلنا چاہیئے۔ اور مزید رفعتوں کو حاصل کرنا چاہیئے۔ پس اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ قرآن کریم کے احکام اور اس شریعت کی برکت اور اس پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں تم اپنی ہدایت میں ترقی کرتے چلے جاؤ گے رمضان میں یہ دروازے زیادہ فراخی کے ساتھ تمہارے اوپر کھولے جائیں گے۔ پھر تم میں سے جو زیادہ سمجھدار اور فراست والے ہیں اور ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ہم نے مانا کہ قرآن کریم اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل شدہ کتاب ہے۔ کامل اور مکمّل شریعت ہے اور ہم آنکھیں بند کر کے بھی اس پر عمل کرنے کے لئے تیّار ہیں۔ لیکن اے خدا جب تُو نے ہمیں عقل اور فراست اور فکر اور تدبّر کا مادّہ عطا کیا ہے تو ہماری ان قوّتوں اور استعدادوں کو بھی تسلّی دے۔ تو اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں پر رمضان کے مہینہ میں بیّنات۔ حکمتیں جو قرآن کریم کے احکام کی ہیں' وہ بھی کھولتا ہے۔ علم قرآن اس رنگ میں بھی عطا کیا جاتا ہے۔ اور رمضان کے مہینہ میں خاص طور پر عطا کیا جاتا ہے۔

پھر چونکہ یہ فرقان ہے ایسے شخص کو

جو خلوص نیت کے ساتھ رمضان کی عبادات بجالاتا ہے اور اس کی عبادات مقبول ہوجاتی ہیں

اللہ تعالیٰ فرقان عطا کرتا ہے

فرقان کا لفظ جب ہم انسان کے متعلق استعمال کرتے ہیں تو اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُسے ایک نور عطا کرتا ہے اور وہ نور کے استعمال کی توفیق عطا کرتا ہے اور وہ نور اسے قربِ الٰہی کی طرف لے جاتا ہے۔ کیونکہ نور ہی نور کی طرف جا سکتا ہے۔ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ زمینوں اور آسمانوں کا نور اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو رمضان کے مہینہ میں بہتر نور اور کثرت سے نور عطا کرتا اور قرب کی راہیں اس پر کھولتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ اتنی برکتوں والا مہینہ ہے جو تمہاری روحانی اور جسمانی ترقیات کے سامان اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس لئے تمہیں یہ کہتے ہیں کہ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ جسے اللہ تعالیٰ نے زندگی اور صحت میں رمضان دکھائے اس کا فرض ہے کہ وہ رمضان سے فائدہ اٹھائے۔ اس لئے جو شخص بھی رمضان میں زندہ ہو اور صحت مند ہو وہ رمضان کے روزے رکھے اور دیگر عبادات بجالائے۔ کیونکہ رمضان کی عبادت محض یہ نہیں کہ انسان بھوکا رہے۔ بھوکا رہنے سے خدا کو یا خدا کے بندوں کو کیا فائدہ، اگر یہ شخص اس بھوکا رہنے کی حکمت کو نہیں سمجھتا اور اس کے لوازم کو ادا نہیں کرتا۔

رمضان کے مہینہ میں ہم خاص طور پر قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور نوافل کی ادائیگی کی طرف زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص صحت میں رمضان کا مہینہ پائے اس کے لئے ضروری ہے کہ

رمضان کی برکتوں سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرے

روزے بھی رکھے اور نوافل بھی ادا کرے۔ غرباء کا خیال بھی رکھے۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں سخاوت کا مظاہرہ بھی کرے۔ اپنے بھائیوں کی غمخواری اور ان سے ہمدردی بھی کرے۔ تمام بنی نوع انسان سے محبت کا سلوک کرے اور اپنی زبان کو اور دوسرے جوارح کو ان اعمال سے بچائے رکھے۔ جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کثرتِ تلاوت اور کثرتِ نوافل اور روزے رکھنے کے نتیجہ میں ہدایت کے۔ بیّنات کے اور نور معرفت کے سامان پیدا کرے گا۔

اللہ تعالیٰ یہاں بیان فرماتا ہے کہ جو شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو وہ کسی اور وقت رمضان کے روزوں کی گنتی کو پورا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرا ارادہ ہے کہ اس طرح میں اپنے بندوں کے لئے سہولت کے سامان کروں۔ مومن وہی ہوتا ہے جو اپنے ارادہ اور خواہش کو چھوڑ دیتا اور خدا کے ارادہ کو قبول کرتا ہے۔ پس یہ مومن کی علامت ہے کہ وہ سفر میں اور بیماری میں اپنی شدید خواہش کے باوجود اپنی اس تڑپ کے باوجود کہ کاش میں بیمار نہ ہوتا یا سفر میں نہ ہوتا۔ روزہ نہیں رکھتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ نیکی اس بات میں نہیں کہ میں بھوکا رہوں بلکہ نیکی یہ ہے کہ میں اپنے ارادہ کو خدا تعالیٰ کے ارادہ کے لئے چھوڑ دوں۔ يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ میں ایک تو اس ارادہ کا اظہار کیا گیا ہے کہ میں نے رمضان کی عبادتیں تم پر اس لئے واجب کی ہیں اور قرآن کریم کی شریعت تم پر اس لئے نازل کی ہے کہ تم میرے قرب کی وہ راہیں کھلیں جو تمہاری روحانی خوشحالی کا باعث ہوں۔ اور جو مشکلات تمہاری روحانی تشنگی کے نتیجہ میں پیدا ہو سکتی ہیں ان سے تم محفوظ ہو جاؤ۔ پس تمہیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ اس کے کئی معانی ہو سکتے ہیں۔

ایک معنی یہ بھی ہیں

کہ تا تمہاری زندگی کے یہ چند روز جو تم اس دنیا میں گزارتے ہو۔ اپنے کمال کو پہنچ جائیں۔ کمال کے معنی عربی میں یہ ہوتے ہیں کہ جس غرض کے لئے کوئی چیز پیدا کی گئی ہے وہ غرض پوری ہو جائے۔ اور انسان کو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ کی بندگی اور عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ سارا انتظام میں نے اس لئے کیا ہے کہ تا تم اس غرض کو پورا کر لو اور اپنے اس مقصد کو حاصل کر لو۔ جس غرض کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اگر تم واقعہ میں خلوص نیت سے یہ عبادتیں بجالاؤ گے تو میری طرف سے ہدایت اور بیّنات اور نور کو حاصل کرو گے۔ لیکن شیطان خاموش نہیں رہے گا۔ وہ کوشش کرے گا کہ تمہیں اس مقام سے گرا دے۔ پس اپنی ہدایت کو قائم رکھنے کے لئے اور ان نعماء کو زوال سے بچانے کے لئے جو اللہ تعالیٰ رمضان کے مہینہ میں تمہیں عطا کرے، ایک گر بتاتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ کہ ہدایت اور روشنی اور حکمت سیکھنے کے بعد تمہارے دل میں کبر نہیں پیدا ہونا چاہیئے۔ کہ تم نے اپنی کسی خوبی کے نتیجہ میں اس مقام کو حاصل کیا ہے۔ بلکہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت تم پر نازل ہو تُكَبِّرُوا اللّٰهَ تم اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور اس کی عظمت کو بیان کرو۔ اور

اپنے نفس کو بھول جاؤ

اس طرح وہ نعمتیں جو تمہیں عطا کی جائیں گی، انجام تک ساتھ رہیں گی۔ تمہارا انجام بخیر ہوگا۔ اور یہ طریق ہے شکر ادا کرنے کا۔ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اس کے بغیر تم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کر سکتے اگر اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے فضل سے کوئی ہدایت یا بیّنہ یا کوئی نور عطا کرتا ہے اور تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ تمہاری کسی خوبی کے نتیجہ میں تمہیں ملا ہے تو تم شکر کس کا ادا کرو گے۔ تم اپنے نفس کا ہی شکر کرو گے نا؟ لیکن اگر تم اس یقین پر قائم ہو کہ جو ہدایت بھی ہمیں ملتی ہے صراطِ مستقیم کی شناخت کے رنگ میں یا اس نور کے رنگ میں جو آسمان سے نازل ہوتا ہے اور انسان کے دل کو منور کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہوں کو کھولتا ہے یہ سب کچھ تمہاری کسی خوبی کے نتیجہ میں نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں ہے۔ اور اس سے اس کی عظمت اور اس کی کبریائی ثابت ہوتی ہے۔ پس اگر تم ہدایت پانے کے بعد خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کی کبریائی کا اعلان کرو گے اور

خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کی کبریائی

کو اپنے دلوں میں محسوس کرو گے اور اپنے نفس کو اس کی راہ میں مٹا دو گے تب تم شکر کرنے کے قابل ہو گے۔ ورنہ تم شکر کے قابل نہیں ہو گے۔ تمہارا شکر زبانوں پر تو ہو گا۔ لیکن تمہارے دل اور تمہارے اعمال اور تمہاری روح اور تمہارے جوارح خدا تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کر رہے ہوں گے۔ پس اگر تم خدا تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننا چاہتے ہو۔ جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں کوئی نعمت ملے۔ تُكَبِّرُوا اللّٰهَ اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور عظمت کا اعلان کرو۔ اور اپنے دل اور سینہ میں اس عظمت کے احساس کو زندہ اور اجاگر اور شدت کے ساتھ قائم کرو۔ اور تم شکر گزار بندے بن جاؤ۔ اور جب تم خدا تعالیٰ کے شکر گزار بندے بن جاؤ گے تو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے وہ تمہیں مزید نعمتیں عطا کرے گا۔ مزید ترقیات کے دروازے تم پر کھولے گا۔ مزید حکمتیں اور علوم قرآنی تمہیں عطا کرے گا اور تمہارے نور میں

اور زیادہ نورانیت

پیدا کرے گا۔ اور پھر ایک حسین اور مفید چکر اور دائرہ قائم ہو جائے گا۔ تم خدا تعالیٰ سے نعماء حاصل کرتے رہو گے اور اپنی ہدایت اور اپنی فراست اور اپنی روحانیت کے نتیجہ میں ہر موقع پر اپنے نفس کو قربان کر کے اللہ تعالیٰ ہی کی عظمت اور کبریائی کا اعلان کرو گے۔ اور اس طرح اس کا شکر ادا کرو گے تو وہ اور نعمتیں تمہیں عطا کرے گا۔ غرض رمضان کے مہینہ میں ایک ایسا دائرہ شروع ہو جاتا ہے جو

غیر متناہی روحانی اور جسمانی

دینی اور دنیوی ترقیات کے دروازے کھولتا چلا جاتا ہے اور انسان کسی مقام پر ٹھہرتا نہیں اور انسان کا دشمن شیطان جو کبھی نفس امارہ کی شہ رگ سے اور کبھی بیرونی حملوں کے ذریعہ انسان کو خدا سے دور کرنا چاہتا ہے۔ وہ اپنے تمام حملوں میں ناکام ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ ہی شیطان کے حملوں سے بچائے اور محفوظ رکھے۔ " آمین ؛

درخواست دعا

مکرم سید شہاب احمد صاحب نے [illegible] بلڈنگ بمبئی میں مسجد کے لئے چٹائیاں بھجوائی ہیں نیز کچھ فرنیچر دینے کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔

مکرم محمود احمد صاحب یادگیری نے مشن کے لئے لاؤڈ سپیکر بطور تحفہ دیا ہے۔

مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب حیدرآبادی نے ایک کلاک (CLOCK) مشن کو دیا ہے۔

نیز مکرم سیٹھ منیر الدین صاحب۔ مکرم مہر الدین صاحب اور مکرم فاروق احمد صاحب کشمیری اور مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے بھی فرنیچر کے لئے کچھ رقم عطا فرمائی ہے۔

احباب جماعت و بزرگان سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ ان سب مخلصین کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور ان کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرمائے آمین: خاکسار غلام نبی نیاز مبلغ بمبئی

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۷۸ء

قسط اوّل

جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور اُس کے خوشکن نتائج

از۔ مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ انچارج صوبہ کشمیر

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ
اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ٥

سے پھیلائیں گے صداقتِ اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں
(کلامِ محمودؓ)

حضرات! جماعتِ احمدیہ کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے ذریعہ ۱۸۸۹ء میں خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت رکھی گئی۔ اور اس کے قیام کی غرض و غائت یہ ہے کہ ایک طرف مسلمانوں کی بگڑی ہوئی حالت کی اصلاح کر کے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا انتظام کیا جائے اور دوسری طرف صحیح اسلامی عقائد کا عملی نمونہ بن کر دُنیا کے غلط عقائد اور اعمال کی اصلاح کی جائے۔

جس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی وہ زمانہ بلاشبہ ظہر الفساد فی البر والبحر کا منظر پیش کر رہا تھا۔ ایک طرف بنی نوع انسان کے ایک طبقے نے خدا کے وجود کا ہی انکار کر دیا اور واضح طور پر نطشے (NIETSCHE) نے کہہ دیا تھا GOD IS DEAD, GOD DIAD OF HIS PITY FOR MAN. خدا مر گیا۔ اور خدا کی موت انسانوں پر رحم کی وجہ سے ہوئی۔ دوسری طرف اہل مذاہب نے اپنے مذہب سے روگردانی کرتے ہوئے خدا کا عملی رنگ میں انکار کر دیا۔ ایسی صورت حال میں عیسائیت اپنے غلط عقائد اور بگڑے ہوئے عقائد کے ساتھ میدانِ عمل میں آئی۔ اور عیسائی پادریوں نے اقتدار کے سائے میں اپنے سیاسی اور مذہبی فوائد کے خاطر بنی نوع انسان کو اپنے دامِ فریب میں پھانسنا شروع کیا۔ مسلمان اور اسلام ان پادریوں کا سب سے بڑا ہدف تھے۔ اسلام کے ردّ اور پیغمبر اسلام سید الاولین والآخرین خاتم النبیین کی توہین پر مشتمل گندی اور دل آزار کتابیں۔ پمفلٹ اور اشتہارات لاکھوں کی تعداد میں شائع کئے گئے۔ علمی اور فلسفیانہ رنگ میں اسلام پر ایسے ایسے اعتراضات کئے گئے تھے جن کی نظیر پچھلے زمانوں میں نہیں ملتی۔ ملحد اور بے دین کرنے والے فلسفے کا جال پھیلا دیا گیا تھا۔ جس میں نئے تعلیم یافتہ گرفتار ہو رہے تھے۔ جیسا کہ احادیث نبویہ میں بتایا گیا تھا کہ اسلام کا سب سے بڑا دشمن جو اس کے مٹانے کے لئے تمام مادی وسائل استعمال میں لائے گا وہ صلیبی مذہب ہوگا۔ یورپ کے متعصّب پادریوں میں اسلام کے خلاف شدید جوش پایا جاتا تھا۔ یورپ اور امریکہ ہی نہیں بلکہ تمام دُنیا کو عیسائیت کے حلقہ بگوش اور تثلیث کا پرستار بنانے کے لئے عیسائیوں نے سر دھڑ کی بازی لگا دی تھی۔ اور جا بجا تبلیغی مشن قائم کر دیئے تھے اور اپنی کامیابی اور مسلمانوں کی زبوں حالی دیکھ کر عیسائیوں کے حوصلے بلند ہو چکے تھے۔ وہ یقین کرنے لگے تھے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں اسلامی دُنیا اور ہندوستان کی کثیر تعداد عیسائیت کی آغوش میں آجائے گی۔ اور اسلام کا نام دُنیا سے بالکل مٹ جائے گا۔ اس کا اندازہ پادری صاحبان کے ان لیکچروں سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے جو انہوں نے انیسویں صدی کے آخر پر ہندوستان میں دیئے۔ چنانچہ چارلس ایچی سن نے ۱۸۸۸ء میں شملہ کی ایک میٹنگ میں کہا:۔

”ان دنوں مشن کے کام پر بہت حد تک مخالف تنقید کی جا رہی ہے۔ مگر یہ خوش قسمتی ہے کہ کم از کم اس ملک میں ہمارے مبلغوں کے لئے کوئی وجہ نہیں کہ وہ اس علمی تنقید کی ٹکر سے جھجکیں۔ شاید بعض ایسے لوگوں کو جنہیں اس طرف توجہ کرنے کا موقعہ نہیں ملا یہ سُن کر تعجب ہوگا کہ جس رفتار سے ہندوستان کی معمولی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے اس سے چار گنا زیادہ تیز رفتاری سے عیسائیت اس ملک میں پھیل رہی ہے۔ اور اس وقت ہندوستانی عیسائیوں کی تعداد دس لاکھ کے قریب پہنچ چکی ہے۔“

پھر پادری عماد الدین نے کہا:۔
”محمدی مذہب کے لئے اگرچہ ایک صورت تو ہے مگر اس میں جان ہرگز نہیں اس لئے وہ ایک مُردہ دین ہے یا ایک پتلا ہے جو آدمی نے بڑی کاریگری سے بنایا مگر اس میں جان نہ ڈال سکا۔“
(تعلیم محمدی ص۳۵)

ایک اور پادری مسٹر جان ہنری بیروز نے بڑے ہی فخر سے یہ دعویٰ کیا:۔
”اب میں اسلامی ممالک میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار آج ایک طرف لبنان میں ضو افگن ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کی چمکار سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے۔ یہ صورتِ حال پیش خیمہ ہے اس آنے والے انقلاب کا کہ جب قاہرہ دمشق اور طہران کے شہر خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباد نظر آئیں گے حتیٰ کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی وہاں (حجاز ناقل) میں پہنچے گی۔ اس وقت خداوند یسوع اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکّہ شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگا۔ اور بالآخر وہاں اس حق و صداقت کی منادی کی جائے گی۔ کہ ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور یسوع مسیح کو جانیں جسے تو نے بھیجا۔“
(بیروز لیکچر ص۴۲)

مسلمانوں کی پسپائی کی اصل وجہ ان کے غلط عقائد تھے جو انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے بارے میں بنا رکھے تھے۔ عوام تو عوام امت کے علماء عیسائی پادریوں کے اعتراضات کا جواب نہ دے سکتے تھے۔ تنگ آکر عماد الدین۔ عبداللہ آتھم۔ فتح مسیح۔ سراج الدین جیسے علماء کے ایک طبقے نے اسلام کو خیر آباد کہہ کر عیسائیت کی آغوش میں پناہ لے لی۔ عیسائیت کی اتنی ترقی اور غلبہ کو دیکھ کر اور مسلم علماء اور ائمہ مساجد اور عوام کے ارتداد اور نئے تعلیم یافتہ مسلمانوں کے الحاد اور بے دینی کو ملاحظہ کر کے دردمندانِ اسلام کے دل بیٹھے جا رہے تھے۔ اور انہیں اس طوفانِ ضلالت سے کشتی اسلام کی نجات کا کوئی ذریعہ نظر نہیں آتا تھا۔ چنانچہ حالیؔ مرحوم نے اسلام کی غربت اور مسلمانوں کی انتہائی بے چارگی کی صحیح حالت ظاہر کرتے ہوئے لکھا:۔

سے رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

اے خاصۂ خاصان رسل وقت دُعا ہے
اُمت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے

نواب صدیق حسن خان نے اسلام کی حالت کچھ اس طرح بیان کی:۔
”اب اسلام کا صرف نام اور قرآن کا فقط نقش باقی رہ گیا ہے۔ مسجدیں ظاہر میں تو آباد ہیں۔ لیکن ہدایت سے بالکل ویران ہیں۔ علماء اس اُمت کے بدتر ان کے ہیں جو نیچے آسمان کے ہیں۔ انہیں سے فتنے نکلتے ہیں اور انہیں کے اندر پھر کر جاتے ہیں۔“
(اقتراب الساعۃ)

مولانا سعید احمد صاحب اکبر آبادی فرماتے ہیں:۔
”اب حالت بالکل دگرگوں ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں مسلمانوں پر ادبار و انحطاط کا تسلّط ہے۔ اور علم و عمل کے ہر میدان میں وہ سب کے پیچھے نظر آتے ہیں۔ کہیں جہالت اور نادانی کا دَور دورہ ہے۔ اور کسی جگہ دوسری اقوام کی تقلید کا سودا۔ اسلامی انفرادیت بہر حال اس قدر کمزور ہو چکی ہے کہ آجکل کے مسلمانوں کو بحیثیت مجموعی پہلے زمانہ کے مسلمانوں کا جانشین یا ان کے منصب و عظمت کا وارث کہنا اپنی ہنسی خود اُڑانا ہے۔“

کتاب ”خونِ حرمین“ کے مصنف اسلام کی تباہی و بربادی کا حال آنحضرتؐ کے حضور عرض کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔
”خدارا! ایسی بے بسی اور نازک حالت میں اپنے نام لیواؤں پر

رحم کرتے ہوئے۔ امام آخرالزمان کو جلد بھیجئے۔ تاکہ ضعیف الایمان اور ایقان میں پھر بالیدگی کی روح پیدا ہو۔ اور ضلالت کا فقدان ہو۔۔ یا رسول اللہؐ اب عقل اور اسباب ظاہری کا سہارا جاتا رہا۔ قوتیں بیکار ہو گئیں۔ ہمتیں پست ہو گئیں۔ خونخوار تثلیث نے ان کو قعر ذلت میں اس طرح دھکیل دیا کہ اب پھر اُبھرنے کی صورت نظر نہیں آتی۔ اے نبی اللہ بتائیے کہ شکستہ دل اور زخموں سے چور اُمت اپنے درد کی دوا کہاں پائے گی۔ اور کیونکر امام موعود کے حضور اپنی فریاد پہنچائے گی۔ اب دل کے زخم کی ٹیک اور سوزش ناقابل اظہار ہے۔"

سامعین! ایسے خطرناک دور میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کی پیشگوئیوں اور بشارتوں کے ماتحت اسلام کے احیاء اور اشاعت اسلام کے لئے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیح موعودؑ اور مہدی معہود بنا کر مبعوث کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"اُٹھ کہ مَیں نے تجھے اس زمانے میں اسلام کی حجت پوری کرنے کے لئے اور ایمان کو زندہ کرنے کے لئے چنا۔" (تریاق القلوب صفحہ ۱۱)

اسلام کی یہ حالت دیکھ کر آپؑ کا دل تڑپ اُٹھا چنانچہ درد بھرے الفاظ میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے فرمایا:۔

"اے مسلمانو! سنو اور غور سے سنو کہ اسلام کی تاثیروں کو روکنے کے لئے جس قدر پیچیدہ افتراء اس عیسائی قوم میں استعمال کئے گئے اور پُر مکر حیلے کام میں لائے گئے اور ان کے پھیلانے میں جان توڑ کر اور مال کو پانی کی طرح بہا کر کوشش کی گئیں۔۔۔۔۔۔ یہ کہ مسیحی قوموں اور تثلیث کے حامیوں کی جانب سے وہ ساحرانہ کاروائیاں ہیں کہ جب تک ان کے سحر کے مقابل پر خدا تعالیٰ وہ پُرزور ہاتھ نہ دکھاوے جو معجزہ کی قدرت اپنے اندر رکھتا ہے اور اس معجزہ سے اس طلسم سحر کو پاش پاش نہ کرے تب تک اس جادوئے فرنگ سے سادہ لوح دلوں کو مخلصی حاصل کرنا بالکل قیاس اور گمان سے باہر ہے۔"

پھر اسلام پر عیسائیوں کے دلآزار حملوں کو دیکھ کر اپنی دلی تڑپ کا یوں اظہار فرماتے ہیں:۔

"عیسائی مشنریوں نے ہمارے رسول اللہؐ کے خلاف بے شمار بہتان گھڑے ہیں اور اپنے اس دجل کے ذریعہ ایک خلق کثیر کو گمراہ کر کے رکھ دیا ہے۔ میرے دل کو کسی چیز نے اتنا دُکھ نہیں پہنچایا جتنا کہ ان لوگوں کی ہنسی اور افتراء نے پہنچایا ہے۔ جو وہ ہمارے رسول پاکؐ کی شان میں کرتے رہتے ہیں۔ ان کے دلآزار طعن و تشنیع نے جو وہ حضرت خیرالورےٰ کی ذات والا صفات کے خلاف کرتے ہیں۔۔ میرے دل کو سخت زخمی کر رکھا ہے خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے جائیں اور خود میرے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور میری آنکھوں کی پُتلی نکال پھینکی جائے اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لئے یہ صدمہ بھاری ہے کہ رسول کریمؐ پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں۔ پس اے میرے آسمانی آقا! تو ہم پر اپنی رحمت اور نصرت کی نظر فرما اور ہمیں ابتلاء عظیم سے نجات بخش۔"

(آئینہ کمالات اسلام عربی)

حضرت مسیح موعودؑ نے ہمدردانِ اسلام کو خصوصاً اس طرف متوجہ فرمایا کہ یہ وقت ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے کا نہیں بلکہ دین اسلام کے لئے مالی اور جانی قربانی کا وقت ہے۔ چنانچہ آپ نے قربانی کا مطالبہ ان الفاظ میں فرمایا:۔

"اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی۔ مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔" (فتح اسلام)

اسی طرح آپؑ نے اپنی جماعت میں شامل ہونے والوں کے لئے جو شرائط بیعت تجویز فرمائیں ان میں ایک اہم شرط یہ رکھی کہ بیعت کنندہ یہ اقرار کرے "دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا۔"

حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا مقصد

حضرت مسیح موعودؑ اپنے دعوے کی غرض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"مجھے خدا کی پاک وحی کے ذریعہ اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حَکَم ہوں۔" (اربعین)

پھر فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا کا مقصد ہے جس کے لئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔" (الوصیت)

حضرت مسیح موعودؑ کی تبلیغی مساعی کا آغاز

حضرت مسیح موعودؑ نے اسلام کی مدافعت میں اپنی تبلیغی مہمات کا آغاز اپنی معرکۃ الآراء تصنیف براہین احمدیہ کے ذریعہ فرمایا اس کتاب نے مخالفین اسلام کی اعتقادی برتری کے زعم کو ہمیشہ ہمیش کے لئے توڑ کر رکھ دیا۔ اور اسلام کی برتری کو جملہ مذاہب پر ناقابل تردید طور پر ثابت کر دیا۔ یہی حضرت مسیح موعودؑ کے آنے کی سب سے بڑی غرض تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی اس کتاب کے پہلے حصہ میں تحریر فرمایا:۔

"مَیں جو مصنف اس کتاب براہین احمدیہ کا ہوں یہ اشتہار اپنی طرف سے بوعدہ انعام دس ہزار روپیہ بمقابلہ جمیع ارباب اور ملت کے جو حقانیت فرقان مجید اور نبوت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے منکر ہیں اتماماً للحجۃ شائع کر کے اقرار صحیح قانونی اور عہد جائز شرعی کرتا ہوں کہ اگر کوئی صاحب منکرین میں سے مشارکت اپنی کتاب کی فرقان مجید سے ان سب براہین اور دلائل میں جو ہم نے درباره حقیت فرقان مجید اور صدق رسالت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اسی کتاب مقدس سے اخذ کر کے کیں ہیں اپنی الہامی کتاب میں سے ثابت کر کے دکھائے یا اگر تعداد میں اس کے برابر پیش نہ کر سکے تو نصف ان سے یا ثلث ان سے یا ربع ان سے یا خمس ان سے نکال کر پیش کرے یا اگر بکلی پیش کرنے سے عاجز ہو تو ہمارے ہی دلائل کو نمبروار توڑ دے تو ان سب صورتوں میں۔۔۔ اپنی جائیداد قیمتی دس ہزار روپیہ پر قبض و دخل دے دونگا۔"

(براہین احمدیہ حصہ اوّل)

معزز سامعین! کتاب شائع ہوئے آج ۹۹ سال ہو گئے۔ مگر زمین و آسمان گواہ ہے اس کتاب کا جواب لکھنے کی کسی کو توفیق نہ ملی۔ یہ کتاب کتنے عظیم مرتبے کی تھی اس کا اندازہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے اس ریویو سے ہو سکتا ہے۔ جو انہوں نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں کیا تھا وہ لکھتے ہیں:۔

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانے میں اور موجودہ حالات کی نظر ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی۔ اور اس کا مؤلف اسلام کی مالی، جانی، قلمی، لسانی، حالی وقالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر بہت ہی کم ملتی ہے۔"

حضرات! جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے، ہندوستان پر سب سے بڑا حملہ عیسائیت کا تھا۔ مسلمان حیات مسیح کے غلط عقیدہ کو اختیار کرنے کی وجہ سے عیسائی پادریوں سے پوری طرح پسپا ہو رہے تھے۔ وہ مسلمانوں کو کہتے تمہارے عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰؑ جو تھے آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں۔ اور تمہارا رسول حضرت محمد مصطفےٰؐ اس زمین میں مدفون ہیں۔ اس طرح ایک مسلمان اپنے سکوت سے حضرت عیسیٰؑ کی برتری تسلیم کر لیتا۔ حضرت مسیح موعودؑ کاسر صلیب نے عیسائیوں کے غلط عقائد مثلاً کفارہ اور مسیح کی صلیبی موت مضبوط دلائل اور حقائق کے ذریعہ غلط ثابت فرمائے۔ اور ان پر ان ہی کی مذہبی و تاریخی کتب سے یہ واضح کر دیا کہ حضرت عیسیٰؑ صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ وہ زندہ صلیب سے اتارے گئے تھے۔ کچھ روز ایک قبر نما کمرے میں آرام پانے اور زخموں کے مندمل ہو جانے کے بعد آپ نے خفیہ طور پر یروشلم سے نصیبین کے راستے علاقہ کشمیر تک ایک لمبا سفر کیا۔ حتیٰ کہ ۱۲۰ سال کی عمر پا کر سرینگر محلہ خانیار کشمیر میں مدفون ہوئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کے انہیں ناقابل تردید دلائل کے سامنے عیسائی پادری اور منّاد بے بس ہوتے چلے گئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کی ابتدائی کامیابی کا اعتراف عجیب انداز میں ایک غیر احمدی نور محمد صاحب قادری نقشبندی نے اس طرح کیا ہے

"ولایت کے انگریزوں نے پادریوں کی روپیہ سے بہت مدد کی۔ اور انہوں نے آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں [illegible] کر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا تلاطم برپا کیا۔ تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے۔ اور پادری اور اسکی جماعت سے کہا کہ عیسیٰؑ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح فوت ہو چکا ہے۔ اور جس عیسیٰؑ کے آنے کی خبر ہے وہ مَیں ہوں۔ اس ترکیب سے اس نے نصرانیوں کو اتنا تنگ کیا کہ ان کا پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا۔ اس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دے دی ہے۔"

(دیباچہ تفسیر القرآن مولوی اشرف علی تھانوی مطبوعہ ۱۹۳۳ء)

ماہِ رمضان المبارک کی اہمیت اور برکات

مکرم مولوی سید الرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھاگلپور (بہار)

برکاتِ سماویہ اور روحانیت کا موسم بہار اور خیر و برکت کا مبارک و مطہر مہینہ عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ مبارک ہیں وہ مومن جو اس مبارک مہینہ کو پائیں اور اس کی برکاتِ روحانیہ و سماویہ سے کما حقہٗ مستفید ہوں۔ کیونکہ یہ مہینہ ایمان و عمل میں غیر معمولی ترقی کا حامل اور اپنی برکات کے لحاظ سے انوارِ الٰہیہ کا موسم بہار ہے۔

اس مبارک ماہ کی اہمیت و عظمت حضرت سید المرسلین، احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خطبہ سے معلوم ہوتی ہے۔ جو آپ نے بروایت سلمان الفارسیؓ ماہ شعبان کے اختتام پر یوں فرمایا:۔

شرف و تقرب کے لحاظ سے بڑا مہینہ مبارک مہینہ آگیا۔ جس کی ایک رات ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ جس میں روزے رکھنے اللہ تعالےٰ نے فرض ٹھہرائے! اور جس کی راتوں کو قیام موجب ثواب قرار دیا ہاں یہ وہ مہینہ ہے کہ اس میں ایک ایک نیکی جو از قسم نوافل ہو فرض کے ادا کا ثواب رکھتی ہے۔ اور ایک فرض کا ادا کرنا ستر فرضوں کے ادا کرنیکا ثواب دلاتا ہے۔ اور یہ صبر کا مہینہ ہے۔ اور صبر (بدیوں سے رکنا۔ نیکیوں پر جمے رہنا) کا اجر جنت ہے۔

اور یہ ہمدردی کا مہینہ ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ اس میں مومن کا روحانی و جسمانی رزق بڑھایا جاتا ہے۔ جو کسی روزہ دار کو افطار کرائے گا وہ اپنے گناہوں کے بد نتائج سے محفوظ رہے گا۔ اور آئندہ نیکی کی توفیق پائے گا۔ اور اپنی گردن کو آگ سے چھڑا لیگا۔ بلکہ افطار کرانے والے کو روزے کا اجر بھی ملے گا۔ بغیر اس کے کہ روزہ دار کے اجر سے کچھ کم ہو۔ کوئی ضروری نہیں کہ پیٹ بھر کر کھانا ہی کھلاؤ بلکہ اللہ تعالےٰ اپنی رحمت سے اسے بھی ثواب دے گا جو ایک دو کھجوریں کھلادے یا دودھ یا پانی کے ایک دو گھونٹ پلا دے۔ اور جو روزہ دار کو سیر کرائے اللہ تعالےٰ اسے میرے حوض سے وہ چیز پلائیگا کہ پھر کبھی پیاس نہ لگے۔

ہاں وہ مبارک مہینہ ہے کہ اس کے اول میں رحمت ہے۔ وسط میں مغفرت اور آخر میں جہنم سے خلاصی ہے جو شخص اپنے خدمتگار پر کام کی تخفیف کر دے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کی مغفرت کر دے گا اور دوزخ سے بچائے گا (البیہقی) اس ارشاد نبوی کے تحت حضرت ابن عباسؓ قیدیوں کو آزاد کر دیتے اور سائل کو کچھ نہ کچھ دے ہی دیا کرتے تھے۔

روزہ کے معنی

عربی زبان میں روزہ کو لفظ صوم سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ لغت میں لفظ صوم کے معنے مطلقاً "الامساک" یعنی رُکنے اور روکنے کے ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ صامت الشمس اذا وقفت فی کبد السماء و امسکت عن السیر ساعة الزوال یعنی جب سورج زوال کے وقت بظاہر چلنے سے رُک گیا تو گویا اس نے روزہ رکھ لیا۔

مشہور شاعر النابغة کا ایک شعر بھی لفظ صوم کے معنوں میں پیش کیا جاتا ہے ؎

خیل صیام و خیل غیر صائمة
تحت العجاج واخری تعلک اللجما

یعنی کئی گھوڑے چارہ کھانے سے رُکے ہوئے اور بعض گھوڑے چارہ کھانے سے رُکے ہوئے نہیں۔

صوم کی شرعی اصطلاح کے بارے میں امام نوویؒ لکھتے ہیں:۔

"انہ امساک مخصوص فی زمن مخصوص بشرائط مخصوصة"

یعنی کھانے پینے وغیرہ سے رُکنے اور ایک خاص وقت مقررہ تک کے لئے رُکنے اور پھر مخصوص شرائط کے ساتھ رُکنے کو اسلامی اصطلاح میں صوم کہتے ہیں۔

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رمضان کے معنی و اہمیت یوں بیان فرماتے ہیں کہ:۔

"رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینے میں آیا اس لئے رمضان کہلایا میرے نزدیک صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ عرب کے لئے خصوصیت نہیں ہو سکتی روحانی رمضان سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمضان اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر گرم ہوتے ہیں۔ رمضان دُعا کا مہینہ ہے۔ شہر رمضان الذی انزل فیہ القراٰن سے ہی ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویر قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے۔ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیۂ نفس کرتی ہے اور روزہ سے تجلی قلب ہوتی ہے تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے۔ اور تجلی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔ انزل فیہ القراٰن میں یہی اشارہ ہے۔ بیشک روزہ کا حکم اجر عظیم ہے۔ مگر امراض اور اغراض اس نعمت سے محروم کر دیتے ہیں۔ روزہ کے بارہ میں خدا فرماتا ہے ان تصوموا خیر لکم۔ یعنی اگر تم روزہ رکھ ہی لیا کرو تو تمہارے لئے اس میں بڑی خیر ہے۔" (فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۵۵)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں روزہ کی اہمیت و بنیادی غرض کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ:۔

"من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للّٰہ حاجة ان یدع طعامہ و شرابہ" (بخاری)

کہ جو شخص روزہ کی حالت میں جھوٹ بولنے اور اس پر عمل کرنے سے نہیں رُکتا تو اللہ تعالےٰ کو اس کی ہرگز ضرورت نہیں کہ ایسا آدمی اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

اس حدیث کی اہمیت و حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا۔

"زور کے معنی المنیل عن الحق۔ حق اور صداقت سے پرے ہٹ جانے کے ہیں۔ اسی طرح مفردات راغب نے زور کے ایک معنے بُت بھی کئے ہیں۔ (ویسمی الصنم زوراً) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلط اعتقادات کو چھوڑتا نہیں اور ان کا اپنی زبان سے اور اپنے عمل سے اظہار کرتا ہے۔ اور غلط اعتقادات کے نتیجہ میں عمل غیر صالح بجالاتا ہے۔ ایسے شخص کا روزہ رکھنا بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ کھانا اور پینا چھوڑ دینا کوئی ایسی نیکی نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کو مقبول ہو۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ اس کی طرف متوجہ اور ملتفت ہو۔

اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ رمضان کا مہینہ نفس امارہ کو کچلنے کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ یعنی رمضان کے روزے اور اس کی دیگر عبادات اس لئے فرض کی گئی ہیں۔ اور اس میں بجالانے والے نوافل اس لئے قائم کئے گئے ہیں۔ کہ انسان نفس امارہ کے حملوں سے نجات پائے۔ اور انسان کا نفس امارہ نفس مطمئنہ کی اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر رکھ لے۔ اگر رمضان کا مہینہ نفس امارہ کے مارنے پر منتج نہیں ہوتا اس کے نتیجہ میں نفس امارہ مرتا نہیں۔ بدی کی رغبت اسی طرح قائم رہتی ہے۔ انسان کا زبان اور اس کا دل اور اس کے جوارح پاک نہیں ہوتے تو اُسے بھوکا رہنے اور پیاسا رہنے سے کیا فائدہ اگر اس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کی قبولیت انسان کو حاصل نہ ہو۔ اور خدا تعالےٰ محبت اور پیار کے ساتھ اس کی طرف ملتفت اور متوجہ نہ ہو۔ یہاں جیسے کہ پہلے بزرگوں نے یہی معنی کئے ہیں۔ حاجة کے معنی وہ نہیں جو اس وقت ہوتے ہیں۔ جب یہ لفظ انسان کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ بلکہ حاجة کے معنی یہاں یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے روزوں کو قبول نہیں کرے گا۔ اور انسان کی طرف ملتفت نہیں ہوگا۔ پس روزے اس معنی میں کہ یہ نفس کے کچلنے کے لئے قائم کئے گئے ہیں اور شیطان کے حملوں سے انسان کو بچاتے ہیں۔ ہمارے لئے بطور ڈھال ہیں۔" (خطبہ جمعہ یکم دسمبر ۱۹۶۷ء)

پھر روزہ کی اہمیت اس حدیث نبویؐ سے بھی واضح ہوتی ہے کہ فرمایا:۔

اذا دخل رمضان فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب جھنم و سلسلة الشیاطین۔ (البخاری)

یعنی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کا آغاز ہوتا ہے۔ تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

حضور ایّدہ اللہ تعالیٰ اسی حدیث کا ذکر کرتے ہوئے اپنے خطبہ میں فرماتے ہیں کہ:۔

"آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جب آسمان کے دروازے کھلتے ہیں تو دو نتیجے پیدا ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ آسمانی رحمتوں کا نزول ہونے لگتا ہے۔ دوسرے یہ کہ انسان کے اعمال صالحہ جو خلوص نیت سے کئے جائیں وہ آسمانوں میں داخل ہو سکتے ہیں (یہ ایک تمثیلی زبان ہے) یعنی قبولیت کے سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ دروازہ کھلنے کے دو ہی نتیجے ہو سکتے ہیں۔ اور دونوں پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس جو شخص نیک نیتی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے لئے روزے بھی رکھتا ہے۔ اور اس کے لوازمات بھی بجا لاتا ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ آسمانوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ بڑی کثرت سے نزول رحمت باری شروع ہو جاتا ہے۔ اور ایسا ہی بندہ اللہ تعالیٰ سے اس کے حکم کی بجا آوری کی توفیق بھی پاتا ہے۔ اور جو عاجزانہ طور پر اپنے خدا کے حضور پیش کرتا ہے۔ اس کی قبولیت کے سامان بھی پیدا کئے جاتے ہیں۔ ان دروازوں سے اعمال صالحہ داخل ہو جاتے ہیں۔

غلقت ابواب جہنم۔ روزے دار کے لئے ایسے سامان پیدا کر دیئے جاتے ہیں کہ وہ معاصی سے بچنے لگتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جن باتوں سے روکا ہے ان سے وہ رُک جاتا ہے۔

اور یہی چیزیں ہیں جن کے نتیجہ میں جہنم کے دروازے بند ہوتے ہیں۔ غرض اللہ تعالیٰ کی توفیق سے وہ معاصی سے بچتا ہے۔ اور نواہی سے پرہیز کرتا ہے۔ اور جس وقت رحمت کے دروازے کھلے ہوں۔ جہنم کے دروازے بند ہوں تو پھر اس میں کیا شک رہ جاتا ہے کہ صفدت الشیاطین کہ شیطان زنجیروں میں جکڑ دیئے گئے۔ شیطانی حملہ اندرونی ہو (نفس امّارہ کے ذریعہ) یا بیرونی ہو وہ کارگر نہیں ہو سکتا۔" (ایضاً)

کیا ہی بدقسمت ہے وہ شخص جو اس مبارک ماہ کے فضائل اور خصائص اخلاقیہ سے باوجود معلوم کرنے کے فائدہ نہ اُٹھائے۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بشارت ہے۔ کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اس ماہ میں شب و روز خدا تعالیٰ کے حضور سربسجود رہتے ہیں۔ اور ان کو اس نیکی اور سعادت کی عام فضا میں اطاعت ربانی کی توفیق ملتی ہے۔ لہٰذا ان تمام امور کے نتیجہ میں ان لوگوں کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے اُن پر بند کئے جاتے ہیں۔

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے اس ماہ کی اہمیت یوں بیان فرمائی ہے کہ:۔

"قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مہینہ اپنے ساتھ بہت سی برکتیں لے کر آتا ہے۔ دُنیا میں انسان مختلف دنیوی کاموں میں ملوث رہتا ہے۔ اور یہ اشتغال اُسے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہٹا کر اپنی طرف مشغول رکھتے ہیں۔ ان دن بھر کے کاموں کا ازالہ پانچ وقت کی نمازیں کرتی ہیں۔ ایک انسان دو تین گھنٹے تک مختلف کاموں میں مشغول رہتا ہے۔ پھر نماز کا وقت آتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کو یاد کر لیتا ہے۔ اور اس سے پچھلا زنگ دور ہو جاتا ہے۔ پھر وہ دوبارہ اور کاموں میں مشغول ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس کے دل پر زنگ لگ جاتا ہے۔ اور اس کے بعد اُسے دوسری نماز کا موقعہ ملتا ہے۔ اور اس سے اُس کا وہ زنگ بھی دُور ہو جاتا ہے۔ غرض پانچوں نمازیں اس کے دن بھر کے زنگ کو دُور کر دیتی ہیں۔ اسی طرح سال بھر کے جمع شدہ زنگ کو رمضان المبارک دُور کر دیتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جولائی ۱۹۴۹ء)

پھر تفسیر کبیر میں روزہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے آپؓ نے فرمایا۔

"اسلام ایک وسطی مذہب ہے اور وہ جہاں بیمار اور مسافر کو اجازت دیتا ہے۔ کہ وہ بیماری اور سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھیں۔ وہاں ہر بالغ اور باصحت مسلمان پر یہ واجب قرار دیتا ہے کہ وہ رمضان کے روزے رکھے اور ان مبارک ایام کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور تسبیح اور تحمید اور قرآن کریم کی تلاوت اور دُعاؤں اور ذکر الٰہی میں بسر کرے تاکہ اسے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔

بہر حال روزہ کے بارہ میں شریعت نے نہایت تاکید کی ہے اور جہاں اس کے متعلق حد سے زیادہ تشدد ناجائز ہے وہاں حد سے زیادہ نرمی بھی ناجائز ہے۔ پس نہ تو اتنی سختی کرنی چاہئیے کہ جان تک چلی جائے اور نہ اتنی نرمی اختیار کرنی چاہئیے کہ شریعت کے احکام کی ہتک ہو۔ اور ذمہ داری کو بہانوں سے ٹال دیا جائے۔ میں نے دیکھا ہے کہ کئی لوگ محض کمزوری کے بہانہ کی وجہ سے روزے نہیں رکھتے اور بعض تو کہہ دیتے ہیں کہ اگر روزہ رکھا جائے تو پیچش ہو جاتی ہے حالانکہ روزہ چھوڑنے کے لئے یہ کوئی کافی وجہ نہیں کہ پیچش ہو جایا کرتی ہے۔ جب تک پیچش نہ ہو انسان کے لئے روزہ رکھنا ضروری ہے۔ جب پیچش ہو جائے تو پھر بے شک چھوڑ دے۔ اسی طرح بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں روزہ رکھنے سے ضعف ہو جاتا ہے۔ مگر یہ بھی کوئی دلیل نہیں۔ صرف اس ضعف کی وجہ سے روزہ چھوڑنا ناجائز ہے جس میں ڈاکٹر روزہ سے منع کرے ورنہ یوں تو بعض لوگ ہمیشہ ہی کمزور رہتے ہیں۔ تو کیا وہ کبھی بھی روزہ نہ رکھیں۔ مَیں اڑھائی تین سال کا تھا جب مجھے کالی کھانسی ہو گئی تھی۔ اسی وقت سے میری صحت خراب ہے۔ اگر ایسے ضعف کو بہانا بنانا جائز ہے تو میرے لئے شاید ساری عمر میں ایک روزہ بھی رکھنے کا موقعہ نہیں تھا۔ ضعف وغیرہ جسے روزہ چھوڑنے کا بہانا بنایا جاتا ہے۔ اس کی برداشت کی عادت ڈالنے کے لئے تو روزہ رکھا یا جاتا ہے یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسے قرآن کریم میں آتا ہے کہ نماز بدی اور بے حیائی سے روکتی ہے اس پر کوئی شخص کہے کہ مَیں نماز اس لئے نہیں پڑھتا کہ اس کی وجہ سے بدی کرنے سے رُک جاتا ہوں۔ پس روزہ کی تو غرض ہی یہ ہے کہ کمزوری کو برداشت کرنے کی عادت پیدا ہو جائے۔ ورنہ یوں تو کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ میں اس لئے روزہ نہیں رکھتا کہ مجھے بھوک اور پیاس کی تکلیف ہوتی ہے حالانکہ اس قسم کی تکالیف کی برداشت کی عادت پیدا کرنے ہی کے لئے روزہ مقرر کیا گیا ہے۔ جو شخص روزہ رکھے کیا وہ چاہتا ہے کہ فرشتے سارا دن اس کے پیٹ میں کباب ٹھونستے رہیں۔ وہ جب بھی روزہ رکھے گا اسے بھوک اور پیاس ضرور برداشت کرنی پڑے گی اور کچھ ضعف بھی ضرور ہو گا اور اسی کمزوری اور ضعف کو برداشت کرنے کی عادت پیدا کرنے کیلئے روزہ رکھا جاتا ہے۔"

(تفسیر کبیر سورہ بقرہ صفحہ ۳۷۶ تا ۳۷۷)

پس مومنوں کو چاہئیے کہ وہ اس ماہ کی برکات سے مستفید ہونے کی کماحقہٗ کوشش کریں آخر میں چند ضروری احکام تحریر کئے جاتے ہیں۔ تاکہ ان پر کاربند ہو کر اللہ تعالیٰ سے اجر پا سکیں۔

اوّل:۔ یہ کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھا کرو۔ اور ماہ شوال کا چاند دیکھ کر روزہ رکھنا چھوڑ دو۔ اگر بادل کی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو شعبان کے مہینہ کے تیس دن پورے کر لو۔ ایک دو دن پہلے سے رکھنے نہ شروع کرو کہ شک کا روزہ نہیں ہوتا۔

دوم:۔ سحری کھانا سنت ہے۔ فرمایا فصل ما بیننا صیامنا وصیام اھل الکتاب اکلۃ السحر۔ (متفق علیہ)

سوم:۔ روزے کی نیت ضروری ہے فمن لم یجمع الصوم قبل الفجر فلا صیام لہٗ۔ یعنی فجر سے قبل نیت نہ کرے اس کا کوئی روزہ نہیں نیت کے الفاظ یہ ہیں:۔ "بِصَوْمِ غَدٍ نَوَیْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ"۔

چہارم:۔ روزہ نہیں ٹوٹتا اگر بھول کر کھا لے۔ اور مندرجہ ذیل امور سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا ہے قئے سے۔ سینگی لگانے سے۔ مسواک سے رطب ہو یا یابس پہلے پہر ہو یا پچھلے پہر (لا اخصی یتسوک وھو صائم) سرمہ سے۔ احتلام سے۔ بوسہ سے۔ سر پر بوجہ گرمی پانی ڈالنے سے۔ کلی کرنے سے۔

پنجم:۔ افطار کس چیز سے کیا جائے۔ کھجور سے افطار کرے اگر کھجور نہ ملے تو پھر پانی سے ہی افطار کرے۔ اس لئے کہ پانی بھی پاکیزہ ہے۔ کھجور سے افطار کرنا سنت ہے۔ اگر کھجور نہ مل سکے تو پھر پانی بہتر ہے لیکن اگر کسی اور چیز سے افطار کر لیا جائے تو اس میں نہ تو ثواب میں کمی آتی ہے اور نہ ہی یہ ناجائز ہے۔

ششم:۔ افطار کرتے وقت یہ دُعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔

ہفتم:۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی کو روزہ معاف ہے۔ ان اللّٰہ وضع عن الحامل والمرضع الصوم۔

ہشتم:۔ سفر میں روزہ نہیں۔ لیس من البر الصوم فی السفر۔ آپؐ نے فرمایا کہ سفر کی حالت میں روزہ رکھنا کوئی نیکی کا کام نہیں۔

پس خوش قسمت ہے وہ انسان جس نے اس مبارک ماہ کو پایا۔ اور اس کے روزے رکھے۔ اور اپنے مولیٰ کو راضی کر لیا۔ کیونکہ یہ مہینہ مغفرت کا مہینہ ہے دُعاؤں کا مہینہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہم سب کو ان مسائل و احکامات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس ماہ کی عظیم برکات سے ہم سب کو مستفید فرمائے۔ آمین۔

رپورٹ ہائے ہفتہ قرآن مجید

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے اعلان کے مطابق ماہ جولائی کے پہلے ہفتہ میں مختلف مقامات میں جماعت احمدیہ نے ہفتہ "قرآن مجید" منایا اور جلسوں کا اہتمام کر کے قرآن مجید کی برکات و فضائل سے لوگوں کو روشناس کرایا۔ ان جلسوں کی رپورٹ بعض جماعتوں کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ اختصار کے پیش نظر ان کا خلاصہ ذیل میں دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کی مساعی قبول فرمائے اور ساری دنیا کو قرآنی انوار سے جلد منور فرمائے آمین۔ ایڈیٹر

۱۔ جماعت احمدیہ سکندرآباد

الحمد للہ کہ مورخہ یکم وفا ۱۳۵۸ ہش بروز اتوار حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے ہفتہ قرآن مجید کا افتتاح فرمایا۔ اس دن تلاوت و نظم کے بعد محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے تقریر فرمائی بعدہٗ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے ہفتہ قرآن مجید کا آغاز فرماتے ہوئے دلنشین تقریر فرمائی۔ مورخہ ۲، ۳، ۴، ۵ جولائی کو بعد نماز عصر تا مغرب روزانہ تلاوت اور نظم کے بعد کتب "شان قرآن" "امثال القرآن" سے مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر جماعت۔ مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب۔ مکرم محمد احمد صاحب اور خاکسار نے تقاریر فرمائیں۔

مورخہ ۶ جولائی بروز جمعۃ المبارک کو مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قرآن مجید کے تعلق سے خطبہ جمعہ سنایا۔ مورخہ ۷ جولائی کو بعد نماز عصر تلاوت کے بعد مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس فاضل مبلغ اور مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر جماعت نے تقاریر فرمائیں۔ روزانہ مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب کی دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوتے رہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے آمین

خاکسار۔ یوسف احمد الہ دین سیکرٹری تبلیغ

۲۔ بھاگلپور

یکم تا ۷ جولائی بعد نماز عصر مسجد احمدیہ بھاگلپور میں مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء مبلغ انچارج کی زیر نگرانی مختلف احباب کی زیر صدارت جلسوں کا انعقاد ہوتا رہا۔ احباب پورے ذوق شوق کے ساتھ ان اجلاسات میں شرکت کرتے رہے۔ جس کی مختصر رپورٹ ہدیۂ قارئین ہے۔

پہلے روز بعد نماز عصر تلاوت و نظم و افتتاحی تقریر کے بعد مکرم آفتاب عالم صاحب بی۔ ایس سی نے جماعت احمدیہ اور خدمت قرآن کے موضوع پر تقریر کی! موصوف نے اس سلسلہ میں مختلف خدمات کا ذکر کیا اور جماعت احمدیہ کی مساعی کا بھی ذکر کیا جو خلیفۂ وقت کی نگرانی میں اس اہم فریضہ کو سرانجام دینے کے تعلق سے جماعت کر رہی ہے۔

۲ کو مکرم احمد رضا خان صاحب (ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس) نے "قرآنی تعلیمات اور تمدن" کے موضوع پر تقریر کی اور اس تعلق میں مختلف تعلیمات کا ذکر مفصل رنگ میں فرمایا۔

۳ کو مکرم شریف عالم صاحب ڈپٹی کلکٹر نے "قرآنی تعلیمات اور انسان کی پیدائش کی غرض" کے موضوع پر ایک مبسوط و مدلل تقریر فرمائی! موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معرکۃ الآراء لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" کی روشنی میں دلنشین انداز میں تقریر فرمائی۔

۴ کو مکرم عزیزم مبین احمد خان صاحب نے "قرآن کریم کی عظمت" کے عنوان پر تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم مبلغ انچارج صاحب نے تفسیر کبیر سے اس ضمن میں درس بھی دیا۔

۵ کو مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء مبلغ انچارج نے "قرآن کریم مکمل ضابطہ حیات ہے" کے عنوان پر تقریر کی۔ اور آیت الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی اور فیہا کتب قیمۃ کی روشنی میں قرآن کریم کے مکمل ضابطۂ حیات ہونے کے دعویٰ اور اس کے آخری شریعت ہونے کے سلسلہ میں تفسیر کبیر کی روشنی میں وضاحت فرمائی۔

۶ کو مکرم عزیزم عرفان احمد ابن مکرم مولوی محمد نعمان صاحب آف قادیان نے حضرت مسیح موعودؑ کے عشق قرآن کے موضوع پر تقریر کی۔ موصوف کی تقریر کے بعد مکرم مبلغ انچارج صاحب نے تفسیر کبیر سے حفاظت قرآن کے سلسلہ میں درس دیا۔

۷ جولائی کو اس ہفتہ کا آخری بابرکت اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب صدر جماعت نے "فضائل قرآن کریم" کے عنوان پر کی۔ موصوف نے بعض آیات قرآنیہ کی روشنی میں قرآن کریم کے فضائل کا ذکر دلنشین پیرائے میں کیا۔ موصوف کی تقریر کے بعد اطفال میں سے عزیزم سنور خورشید نے "قرآن مجید ایک زندہ کتاب ہے" کے موضوع پر مختصر سی تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم شریف عالم صاحب نے "قرآن مجید اور حقوق الوالدین" کے موضوع پر ایک علمی تقریر قرآنی آیات کی روشنی میں کی۔

اجلاس کے اختتام پر مکرم مولوی صاحب موصوف نے صدارتی تقریر کی۔ احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے احباب کو تلقین کی کہ ہمارا ہر قول و فعل قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ہونا چاہیئے۔ نیز سیدنا حضرت امیر المومنین کی تحریک تعلیم القرآن کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔

ہفتہ قرآن مجید کے ساتوں دن محترمہ صوفیہ صاحبہ شریف کی طرف سے شرکائے جلسہ کی تواضع کی جاتی رہی۔ آخری دن موصوفہ نے بڑے پیمانہ پر ناشتہ کا انتظام فرمایا۔ اسی طرح اس دن عزیز مظفر یونس صاحب نے بھی اس میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے اور جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار۔ محمد شمس عالم ایڈووکیٹ سیکرٹری مال

۳۔ ناصر آباد

یکم جولائی ہفتہ "قرآن مجید" کے پہلے دن صدارت مکرم عبدالغنی صاحب نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی محمد مقبول صاحب نے قرآن مجید کے بابرکت اثرات کے بارے میں مدلل تقریر کی۔

۲ جولائی کا اجلاس مکرم مبارک احمد صاحب ظفر کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت اور نظم خوانی کے بعد مکرم عبدالخالق صاحب بٹ نے فضائل قرآن مجید سے متعلق ایک پُرمغز تقریر کی۔

۳ جولائی کو مکرم غلام نبی صاحب بٹ نے صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد اس جلسہ کی تقریر مکرم مبارک احمد صاحب ظفر نے کی انہوں نے اپنی تقریر میں "قرآن مجید ایک مکمل ضابطہ حیات" موضوع کو لوگوں کے سامنے احسن رنگ میں پیش کیا۔

۴ جولائی کے اجلاس کی صدارت مکرم غلام محمد صاحب نے کی تلاوت اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی عبدالواحد صاحب فاضل نے قرآن مجید کے مختلف پہلوؤں پر ایک مدلل تقریر فرمائی۔

۵ جولائی کے اجلاس کی صدارت مکرم مولوی محمد مقبول صاحب فاضل نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد تلاوت کلام پاک کے آداب سے متعلق مکرم عبدالمنان صاحب ڈار نے قرآن مجید میں دیئے گئے چند آداب تلاوت کی وضاحت کی۔

۶ جولائی کا اجلاس مکرم مبارک احمد صاحب عابد کی صدارت میں ہوا۔ اس میں تلاوت کے بعد مکرم مولوی محمد مقبول صاحب فاضل نے تقریر کی۔

۷ جولائی ہفتہ قرآن مجید کا اجلاس مکرم مبارک احمد صاحب ظفر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم خوانی کے بعد مکرم عبدالرحمٰن صاحب بٹ نے قرآن مجید کے چند ایک خصوصیات پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد صدر جلسہ اپنی صدارتی تقریر میں قرآن مجید کو دینی اور دنیاوی ترقی کا ایک ذریعہ بتا کر دوستوں کو اس کے پڑھنے کی طرف متوجہ کیا۔ اس کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ کارروائی ختم ہوئی۔

خاکسار۔ مبارک احمد عابد سیکرٹری تبلیغ

۴۔ کیرنگ

ہفتہ قرآن مجید یکم جولائی تا ۷ جولائی ۱۹۷۹ء پوری شان و اہتمام سے منایا گیا۔ اس ہفتہ کے دوران روزانہ بعد نماز مغرب مقامی مسجد و محلہ جات میں جلسے منعقد کئے گئے۔ ان جلسوں میں نظارت احمد خان صاحب۔ شیخ عبدالنعیم صاحب۔ فرزند خان صاحب۔ ظفر اللہ خان صاحب۔ شیخ شبیر صاحب۔ شیخ حلیم الدین صاحب۔ جبار الحق خان صاحب۔ محمد اسلم خان صاحب۔ ایجاب الحق خان صاحب۔ محمد نصیر الدین صاحب۔ یٰسین خان صاحب۔ گلاب الدین خان صاحب۔ انیس الرحمٰن خان صاحب۔ معین الدین خان صاحب۔ عبدالمطلب خان صاحب صدر جماعت اور خاکسار نے مختلف عنوانات کے تحت تقاریر کر کے قرآن مجید کی عظمت۔ قرآن مجید کی تاثیرات۔ قرآن مجید کے فضائل۔ تلاوت قرآن۔ قرآن مجید کی برکات۔ قرآن مجید کامل اور جامع شریعت ہے۔ قرآن مجید مکمل ضابطہ حیات ہے۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ قرآن مجید کی تعلیمات۔ جماعت احمدیہ اور خدمت قرآن۔ اُخروی زندگی از روئے قرآن مجید وغیرہ موضوعات پر روشنی ڈالی۔ آخری جلسہ کے اختتام پر قرآن مجید کی صحیح تلاوت اور نظم خوانی پر آٹھ روپے بطور انعام آٹھ اطفال اور ناصرات میں تقسیم کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔

خاکسار۔ شیخ عزیز الدین احمد۔

۵۔ بھدرواہ

مورخہ یکم سے ۷ تک بھدرواہ

درخواست دعا۔ بھدرواہ میں خاکسار کا بھائی شوکت علی تشویشناک طور پر بیمار ہے۔ ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب خاکسار کے بھائی کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔
خاکسار۔ ظہور احمد رفیقی کارکن نظارت علیا قادیان۔

میں بڑی شان وشوکت سے ہفتہ قرآن مجید منایا گیا جو کہ بعد نماز مغرب ہوتا رہا۔ اور مندرجہ ذیل احباب نے تقاریر کیں۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب خان۔ خاکسار محمد یوسف انور۔ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب فاضل۔ مکرم ماسٹر عبدالحفیظ صاحب طاہر۔ مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب منڈاشی۔ مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب منڈاشی۔ مکرم ماسٹر عبدالرزاق صاحب منڈاشی۔ مکرم فرید احمد خانی۔ مکرم محمد یعقوب صاحب کاغذ گر۔ مکرم عبدالرشید صاحب گنائی۔ مکرم ڈاکٹر محمد اقبال صاحب گنائی۔ وغیرہ۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ آمین

خاکسار۔ محمد یوسف انور مبلغ بھدرواہ

٦۔ ہاری پاری گام

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امسال ہاری پاری گام میں ہفتہ قرآن مجید پوری شان کے ساتھ منایا گیا۔ تقاریر سے احباب مستفید ہوتے رہے۔ تلاوت کلام پاک اور نظم کے بعد مختلف احباب نے قرآن کریم کی برکت عظمت اہمیت ضرورت تاثیرات نیز قرآن کریم اور خلافت۔ اجرائے وحی از روئے قرآن۔ جماعت احمدیہ اور خدمت قرآن وغیرہ مختلف

٧۔ لجنہ اماء اللہ قادیان

قادیان میں لوکل انجمن احمدیہ کی طرف سے جو ہفتہ قرآن مجید منایا گیا اس میں روزانہ شرکت کے علاوہ مقامی طور پر لجنہ اماء اللہ قادیان کی طرف سے ایک دن جلسہ ہفتہ قرآن مجید بھی منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد قرآن مجید کے فضائل برکات اور آداب اور تعلیمات وغیرہ مختلف عنوانات پر محترمہ نزہت بیگم صاحبہ۔ امۃ الرحمٰن صاحبہ۔ شکیلہ عفت صاحبہ۔ نصرت سلطانہ صاحبہ۔ امۃ المنیر سلطانہ صاحبہ۔ امۃ الکریم کوثر صاحبہ۔ نعیمہ لبنیٰ صاحبہ۔ امۃ اللطیف صاحبہ۔ امۃ الرفیق۔ صدیقہ قیصرہ نے تقاریر کیں۔ محترمہ صدر صاحبہ نے قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے کی طرف خاص توجہ دلائی۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو قرآن کریم کی برکات و فضائل سے وافر حصہ پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسارہ۔ امۃ الرفیق آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

٨۔ لجنہ اماء اللہ یادگیر

مورخہ یکم تا ٧ جولائی ہفتہ قرآن مجید منایا گیا ہر روز تلاوت و نظم کے بعد قرآن مجید کے فضائل و برکات وغیرہ مختلف عنوانات پر تقاریر ہوتی

موضوعات پر تقاریر کیں۔ آخری دن تقاریر کا پروگرام ختم ہونے کے بعد دُعا کی گئی۔ دُعا ہے کہ مولا کریم ہم سب کو قرآن کریم کی تعلیمات پر کما حقہٗ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے افضال و برکات سے نوازے آمین۔

خاکسار۔ ایم عبدالمومن مبلغ ہاری پاری گام۔

٩۔ برلیشہ (کلکتہ)

ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل احباب نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ اور صدارت کے فرائض مکرم مولوی نورالاسلام صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب نے انجام دیئے۔ (١) مکرم عالمگیر صاحب (٢) مکرم محمد مرتضیٰ علی صاحب (٣) مکرم محمد نورالاسلام صاحب مبلغ (٤) مکرم محمد شہادت علی صاحب (٥) مکرم محمد قاضی آزاد صدیقی صاحب (٦) مکرم محمد شہر عالم صاحب (٧) مکرم محمد عبداللطیف صاحب۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں قرآن مجید کی تعلیمات پر کما حقہٗ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار۔ غلام علی سیکرٹری تبلیغ برلیشہ۔

١٠۔ یادگیر

مورخہ یکم تا ٧ جولائی جماعت احمدیہ یادگیر میں ہفتہ قرآن کریم پورے جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔ یکم جولائی کو بعد نماز فجر محلہ احمدیہ میں محترم الحاج محمد محسن صاحب شحنہ مرحوم کے مکان پر تمام احباب جمع ہوئے۔ اس اجتماع میں مکرم مولوی نذیر احمد ہوودڑی محترم محمد خواجہ صاحب غوری نے تقاریر کیں۔ اسی دن بعد نماز مغرب تا عشاء خاکسار نے قرآن کریم کی برکات پر ایک گھنٹہ تقریر کی۔ دوسرے دن نماز فجر کے بعد محلہ کھاری باؤلی میں جلسہ ہوا۔ محترم سیٹھ محمد رفعت اللہ صاحب غوری اور مکرم نذیر احمد صاحب ہوودڑی نے تربیتی امور اور قرآن کریم کی قدر و منزلت پر تقریر کیں۔ اسی دن رات کو اس عاجز نے نزول قرآن کے موضوع پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ تیسرے دن سے بعد نماز مغرب تا عشاء یہ عاجز قرآن کے مختلف موضوعات پر روزانہ تقریر کرتا رہا۔ آخر میں دُعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ان حقیر خدمات کو قبول فرمائے۔

خاکسار۔ منظور احمد مبلغ یادگیر۔

١١۔ حیدرآباد

مورخہ یکم تا ٧ جولائی ہفتہ قرآن مجید احمدیہ جوبلی ہال میں منایا گیا۔ قرآن مجید کے فضائل و برکات اور قرآن مجید کے بارے مختلف موضوعات پر بعد نماز عصر محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت حیدرآباد۔ محترم محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس سی محترم عبدالقیوم صاحب قائد اور خاکسار تقاریر کرتے رہے۔ اللہ تعالےٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔ خاکسار حمیدالدین شمس مبلغ حیدرآباد

آسام کا پہلا کامیاب تبلیغی دورہ بقیہ صفحہ اوّل

میٹنگ میں چند مولوی آگئے اور بجائے ہماری باتوں کو سُننے اور دلائل کے ساتھ مقابلہ کرنے کے اس مجلس کو درہم برہم کرنے کے لئے شور مچا دیا جس کا خدا کے فضل سے یہ اثر ہوا کہ سمجھدار اور پڑھے لکھے لوگوں پر یہ واضح ہوگیا کہ ہمارے علماء دلائل سے احمدیوں کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ اور کثیر تعداد میں لوگوں نے ہمارا لٹریچر حاصل کیا اور بہت سی قیمتی کتب خریدیں اور اپنے علماء کی شر انگیزی پر اظہار ندامت کرتے رہے نیز مکرم اعتماد الحق صاحب نے اسی وقت بیعت کی مکرم موصوف ہائی اسکول کے ٹیچر اور آسامی زبان کے مشہور ادیب ہیں صوبہ آسام کے مختلف اخبارات میں آئے دن اُن کے آرٹیکل شائع ہوتے ہیں اور سوشل ورکر ہونے کے سبب تمام شہر ان سے واقف ہے انشاء اللہ سلسلہ کے لئے مفید وجود ثابت ہونگے۔ اللہ تعالےٰ انہیں استقامت بخشے اور دینی دنیوی برکات کا وارث بنائے۔ موصوف ان دنوں جماعت کے ابتدائی لٹریچر کا آسامی میں ترجمہ کر رہے ہیں۔

نوگاؤں ٹاؤن کے علاوہ پورانی گدُو مرار جھار۔ ڈبیکھجر۔ کاہی کمبی ان دیہات میں بھی باری باری جاکر احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقعہ ملا۔ اور خدا کے فضل سے کاہی کمبی میں بھی ایک نوجوان مکرم نورالاسلام صاحب نے بیعت کی اس گاؤں کے امام الصلوٰۃ بہت متاثر ہیں کافی عرصہ سے رسالہ البشریٰ بنگلہ اور دیگر کتب کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں بھی قبول حق کی توفیق بخشے۔

مورخہ ١٧ ر جون کو مکرم محمد حبیب القادر صاحب ہمیں اپنی "تبلیغی گاڑی" میں ڈبرو گڑھ لے گئے جہاں محترمہ مہر النساء بیگم صاحبہ ایک بزرگ احمدی خاتون رہتی ہیں۔ اور انہی سے مکرم محمد حبیب القادر صاحب کو اوّل احمدیت کا پیغام ملا تھا۔

یہ بزرگ خاتون حضرت محمد امیر صاحبؓ کی دختر اور خان بہادر عطا الرحمٰن صاحب مرحوم سابق ڈائریکٹر آف ایجوکیشن کی ہمشیرہ ہیں۔ اوران کی ذاتی بزرگی کا یہ ثبوت ہے کہ سینکڑوں لوگ انکے پاس بلا مذہب و ملت دُعا کرانے کے لئے آتے ہیں اور لوگوں کا یقین ہے کہ انکی دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ خدا کے فضل سے بہت ہی دعاگو اور تبلیغی شوق اور جذبہ رکھنے والی ہیں سلسلہ کا ہر لٹریچر منگوا کر اپنے پاس رکھتی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

بہر حال ڈبرو گڑھ شہر میں بھی کئی ایک با اثر اور پڑھے لکھے لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقعہ ملا۔ کئی ایک محترمہ مہر النساء بیگم صاحبہ کے زیر تبلیغ افراد سے بھی تبادلہ خیالات کیا اور خصوصاً یہاں کے تبلیغی جماعت کے سیکرٹری اور ان کے کچھ زیر اثر اور رفقاء سے بہت خوشگوار ماحول میں گفتگو ہوئی خدا کرے یہاں بھی ایک مضبوط جماعت قائم ہو جائے آمین۔

مورخہ ١٩ ر جون کو خاکسار اور ماسٹر مشرف علی صاحب واپس گوہاٹی پہنچے اور دو روز گوہاٹی میں قیام کے دوران جناب ظہیر الاسلام صاحب منسٹر ٹرانسپورٹ و پنچایت کی خدمت میں جماعت کا لٹریچر پیش کیا اور کافی دیر تک جماعت کے عقائد اور تعلیمات اور بیرون ممالک میں جماعت کی تبلیغی مساعی پر گفتگو ہوتی رہی چنانچہ آنریبل منسٹر صاحب نے اقرار کیا کہ یقیناً جماعت احمدیہ ہی منظم رنگ میں دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سر انجام دے رہی ہے۔ لیکن ہمارے تنگ نظر علماء نے اسلام کو ایسا بنا دیا ہے کہ آج کا نوجوان مذہب سے بالکل بیزار ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے بعد جناب عبدالسبحان صاحب ایم ایل اے آسام گورنمنٹ سے ملاقات کی موصوف نے شام کو اپنے گھر میں دعوت دی اور قریباً تین چار گھنٹے انکے ساتھ تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ موصوف بہت متاثر ہیں اور ہم سے اپنے ہر قسم کے تعاون کی پیش کش کی۔ اور تاکید سے کہا کہ آئندہ جب بھی گوہاٹی آنا ہو میرے غریب خانہ میں قیام کریں۔ شری این جی مکھر جی ڈائریکٹر آف ہیلتھ سروس اور انکے علاوہ اور بہت سے سرکاری افسران اور با رسوخ لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچا یا گوہاٹی میں جس جگہ ہم مقیم تھے اس گھر کے مالک نوجوان مکرم نظام الدین صاحب نے بیعت کی جو آسام آنے پر ہمارے سب سے پہلے زیر تبلیغ تھے۔

مورخہ ٢٢ ر جون کو ہم دونوں ترار بھیٹا ضلع گوالپاڑہ پہنچے جہاں پہلے سے ہمارے تین احمدی دوست رہتے ہیں۔ اور جنہوں نے چند سال قبل احمدیت قبول کی تھی۔ ہمارے وہاں پہنچنے سے خدا کے فضل سے یہ فائدہ ہوا کہ ہمارے احمدی بھائیوں کے زیر تبلیغ افراد میں سے پانچ افراد نے احمدیت قبول کی اور اس گاؤں میں قیام کے دوران وہاں باقاعدہ انتخاب کرایا گیا۔ خدا کے فضل سے یہ تمام دوست پڑھے لکھے اور قابل قدر جذبہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بھی صبر و استقامت بخشے اور اپنے فضلوں سے نوازے آمین۔ آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی میں برکت عطا فرمائے اور سعید روحوں کو جلد قبول حق کی توفیق بخشے آمین۔

رہیں۔ مندرجہ ذیل بہنوں نے تقاریر و تلاوت و نظم خوانی میں حصہ لیا۔ محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ۔ سراج النساء صاحبہ۔ صبیحہ صاحبہ۔ سہیلہ طیبہ صاحبہ۔ رضیہ بیگم صاحبہ۔ حمیدہ بی صاحبہ۔ ملکہ صاحبہ۔ امۃ العزیز باری صاحبہ۔ فاطمہ بیگم صاحبہ ۔۔۔ بیگم صاحبہ۔ امۃ القدوس بیگم صاحبہ۔ عائشہ صدیقہ صاحبہ۔ محترمہ صدیقہ صاحبہ۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو قرآن کریم کے فضائل و برکات سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین خاکسارہ۔ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ یادگیر۔

خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا

سالانہ اجتماع

بتاریخ ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ ر اکتوبر ۱۹۷۹ء منعقد ہوگا !!

جیساکہ قبل ازیں اعلان کیا جاچکا ہے کہ انشاء اللہ العزیز مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا دوسرا اور اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا پہلا سالانہ اجتماع مذکورہ تاریخوں میں قادیان میں منعقد ہوگا۔ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت، مندرجہ ذیل امور کی طرف خاص توجہ دیں۔ تاکہ قبل از وقت اجتماع کی پوری تیاری کی جا سکے۔

(الف) جملہ مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت چندہ اجتماع جلد از جلد مرکز میں ارسال فرماکر دفتر مرکزیہ کو مطلع فرمائیں تاکہ اجتماع کے اخراجات کا اندازہ لگایا جا سکے۔

(ب) قائدین کرام اجتماع میں شرکت کے لئے اپنے اپنے نمائندگان بھجوانے کی ابھی سے تیاری شروع کر دیں ۔

(ج) اجتماع سے قبل اپنی اپنی مجلس کی ماہانہ رپورٹ بھی مرکز میں ارسال فرمائیں تاکہ اجتماع کے موقعہ پر کارگزاری کا جائزہ لیا جا سکے۔

(د) اجتماع کے علمی اور ورزشی مقابلہ جات کی تفصیل برائے خدام و اطفال قبل ازیں اخبار بدر میں شائع کی جاچکی ہے۔ اس کے مطابق قائدین کرام اپنے اپنے نمائندگان کو ابھی سے تیار کریں۔

دینی امتحان

جیساکہ قبل ازیں جملہ مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت کو مطلع کیا جاچکا ہے کہ خدام و اطفال کے علمی و تربیتی امور کو مدنظر رکھتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے گذشتہ سال سے ہی دینی امتحان کا سلسلہ جاری کیا ہوا ہے۔ اس سال جن جن مجالس نے نصاب سے متعلق کتب منگوائی ہیں، انہیں بھیجی جاچکی ہیں اور مزید بھجوائی جارہی ہیں۔ لہذا قائدین کرام امتحان سے متعلق مندرجہ ذیل امور کی طرف فوری توجہ فرمائیں :-

(الف) دینی امتحان برائے خدام و اطفال بتاریخ ۱۶ ر ستمبر بروز اتوار ہوگا۔

(ب) خدام کے لئے سوال کا پرچہ مرکز سے مقررہ تاریخ سے قبل ارسال کر دیا جائے گا۔ اس لئے ۱۵ ر اگست تک اپنی اپنی مجلس کے خدام کی تعداد سے دفتر کو مطلع فرمائیں تاکہ اس کے مطابق انہیں سوال کا پرچہ بھجوایا جاسکے۔

(ج) اس دینی امتحان میں جملہ خدام و اطفال کی شرکت ضروری ہے۔ مجلس کی کارگزاری کا جائزہ لیتے وقت اس امر کو بھی ملحوظ رکھا جاتا ہے کہ کس نسبت سے مجلس کے خدام دینی امتحان میں شریک ہوئے ہیں۔

(د) بعد امتحان ۱۷ ر ستمبر کو جلد پرچہ جات بذریعہ رجسٹری مرکز میں بھجوا دئیے جائیں تاکہ اجتماع سے قبل پرچہ جات چیک ہوسکیں اور نتائج کا اعلان کیا جاسکے۔

(ر) اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ بنگالی۔ اڑیہ۔ ملیالم اور تلگو زبان میں جوابات تحریر کئے جاسکتے ہیں۔

(س) اطفال کا امتحان چونکہ زبانی ہوگا۔ لہذا قائدین کرام اپنی اپنی سہولت کے پیش نظر اس کا انتظام فرمائیں اور بعد امتحان اطفال کے نمبرات سے دفتر مرکزیہ کو آگاہ فرمائیں تاکہ نتائج کا اعلان کیا جاسکے۔

مزید آگاہی و یاد دہانی کے لئے دینی امتحان کا نصاب درج ذیل کیا جاتا ہے تاکہ خدام و اطفال اس کے مطابق امتحان کی تیاری جاری رکھ سکیں :-

نصاب مبتدی برائے خدام

قرآن کریم — (الف) قرآن کریم ناظرہ (ب) پہلا پارہ باترجمہ (ج) آخری پارے کی آخری تین سورتیں باترجمہ زبانی حفظ کی جائیں۔

حدیث — چہل حدیث باترجمہ حفظ کی جائے۔

کتب سلسلہ — (الف) نشان آسمانی مکمل (ب) کتابچہ دینی معلومات مکمل۔

نوٹ :- امتحان مبتدی کے پاس کرنے کے بعد ہی کوئی خادم بالترتیب متقدم۔ مقتصد۔ سابق۔ فائق اور فائز کے امتحانات میں شریک ہو سکے گا۔

نصاب ستارۂ اطفال

اس سال ستارۂ اطفال کے لئے جوکہ اطفال الاحمدیہ کی پہلی کلاس ہے۔ "کامیابی کی راہیں" پہلا حصہ بطور نصاب مقرر ہے۔ ستارۂ اطفال کا امتحان پاس کرنے کے بعد ہی کوئی طفل بالترتیب ہلال اطفال۔ قمر اطفال اور بدر اطفال کے امتحانات میں شریک ہو سکے گا۔

نوٹ :- خدام و اطفال کے نصاب سے متعلق کتب دفتر مرکزیہ سے منگوائی جاسکتی ہیں ۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو اور زیادہ سے زیادہ ان تعلیمی و تربیتی پروگراموں میں شرکت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ؛

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

خصوصی دُعا کی درخواست

مورخہ ۱۹ ر جولائی کو عزیزم صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ قادیان سے باہر سیر کے لئے گئے ہوئے تھے۔ وہاں ایک حادثہ پیش آیا جس کے نتیجہ میں پوائنٹ ٹوٹو کی گولی بائیں کندھے میں جالگی۔ فوری طور پر پٹھانکوٹ اور بٹالہ وغیرہ سے ہوتے ہوئے امرتسر لے جایا گیا۔ جہاں گورو تیغ بہادر ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں داخل کر کے فوری طور پر اپریشن کر کے گولی نکالی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا کہ اعضائے رئیسہ اور کوئی ہڈی وغیرہ متاثر نہیں ہوئی۔ ۲۰ کی شام کو ہی قادیان گھر لے آئے ہیں۔ ڈریسنگ کی جارہی ہے اور علاج جاری ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب موصوف کو کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے کیونکہ اُدھر ان کی چھٹیاں بھی ختم ہو رہی ہیں تا پڑھائی وغیرہ کا کوئی حرج نہ ہو ؛

(ایڈیٹر بدر)

ولادت :- میرے چچا مکرم محمد احمد غوری صاحب حیدرآباد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۷ ر جولائی ۱۹۷۹ء کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ بچّہ کا نام "محمد احسن غوری" تجویز کیا گیا ہے۔ اس خوشی میں موصوف نے شکرانہ فنڈ میں ۲۱/ روپے۔ درویش فنڈ میں ۲۱/ روپے اور اعانت بدر میں ۵/ روپے ادا کئے ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر دے اور نیک و صالح اور خادم دین بنائے آمین۔ خاکسار : محمد انعام غوری قادیان

VARIETY CHAPPAL PRODUTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES :- 52325 - /52680 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل (زنانہ و مردانہ چپلوں) کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈرز سپلائرز
چپل پروڈکٹس
۴۲/۲۹ مکنیا بازار۔ کانپور۔

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر سائیکل۔ موٹر کار۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!
AUTOWINGS.
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO: 76360.

رمضان المبارک میں صدقہ وخیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعتِ مومنین کے لئے ایک بار پھر اُن کی زندگیوں میں رمضان المبارک آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہِ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپؐ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو نیز ضعفِ پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو، اس کو اسلام کی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔ تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں، فدیۃ الصیام دینا چاہیئے تا اُن کے روزے قبول ہوں اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہے وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب جماعت جو مرکزِ سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ آمین۔

سرینگر کشمیر میں جماعت احمدیہ کی آٹھویں سالانہ کانفرنس

جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کے صدر صاحبان نے اپنی ایک میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس سال جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی آٹھویں سالانہ کانفرنس ۹ر اور ۱۰ر ستمبر ۷۹ء بروز اتوار اور سوموار احمدیہ مسجد سرینگر میں منعقد ہوگی۔ میٹنگ کے فیصلہ کے مطابق محترم بابو تاج دین صاحب صدر جماعت سری نگر کو صدر مجلس استقبالیہ اور محترم ماسٹر نذیر احمد صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ سرینگر کو نائب صدر مجلس استقبالیہ مقرر کیا گیا ہے۔

قارئین سے گذارش ہے کہ اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اسی طرح کشمیر کی جماعتیں چندہ برائے کانفرنس ۱۵ر اگست تک محترم صدر مجلس استقبالیہ کو بھجوا دیں۔ تاکہ کانفرنس کے جملہ انتظامات بروقت ہو سکیں۔

المعلن: محمد حمید کوثر انچارج تبلیغ صوبہ کشمیر

احمدیہ مسجد۔ نزد آئی۔ جی۔ پی آفس۔ سری نگر (کشمیر) پن۔ ۱۹۰۰۰۹

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا سا حکم ہے مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی نظر آتے ہیں حقیقت میں وہ بڑے اہم اور ضروری ہوتے ہیں۔ اُن کا بجا لانا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور نہ بجا لانا خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتا ہے۔ اس قسم کے اسلامی حکموں میں سے جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں، ایک حکم صدقۃ الفطر کا بھی ہے جس کی بجا آوری تمام مسلمان مردوں اور عورتوں اور بچوں پر خواہ وہ کسی حیثیت کے ہوں، فرض ہے۔ جو شخص اس فرض کو خود ادا نہ کر سکتا ہو، اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادائیگی کرے۔ بلکہ معتبر روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر کی ادائیگی فرض ہے۔

اس کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کے لئے ایک صاع عربی پیمانہ مقرر کی ہے۔ جو کم و بیش ۲½ سیر کا ہوتا ہے۔ سالم صاع کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے۔ البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے۔ چونکہ آجکل صدقۃ الفطر نقدی کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے۔ اس لئے جماعتیں غلہ کے مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں۔

صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید الفطر سے پہلے ہو جانی چاہیئے۔ تاکہ بیوگان یتامیٰ اور مستحقین کو ان کی ضروریات کی تکمیل کے لئے اس رقم سے بروقت امداد دی جا سکے۔ یہ رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جا سکتی ہے لیکن جماعتوں میں صدقۃ الفطر کے مستحق لوگ نہ ہوں تو وہ ایسی تمام رقوم مرکز میں بھجوائیں۔ یاد رہے کہ صدقۃ الفطر سے دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔

غلہ کی اوسط قیمت کے مطابق ایک صاع کی قیمت تین روپے اور نصف صاع کی قیمت ڈیڑھ روپیہ بنتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے جملہ احبابِ جماعت کو اس ضروری فریضہ کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

احباب متوجہ ہوں!

چندہ تحریکِ جدید کے سالِ رواں کے نو ماہ گذر چکے ہیں اور اب صرف تین ماہ باقی ہیں۔ جن احباب کے بقایاجات ہیں اور جنہوں نے اپنے وعدہ جات ابھی تک دفتر ہذا میں نہیں بھجوائے۔ وہ مہربانی کر کے اپنی اولین فرصت میں اپنے وعدہ جات بھجواتے ہوئے ادائیگی چندہ کی طرف متوجہ ہوں۔

صدر صاحبان، سیکرٹریانِ تحریک جدید اور سیکرٹری صاحبانِ مال سے گذارش ہے کہ چندہ تحریکِ جدید کی وصولی کی بھرپور کوشش فرمائیں۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا چندہ کی ادائیگی کے بارے یہ ارشاد ہے:۔

"ادائیگی کا اصل وقت پہلے چھ ماہ ہوتا ہے۔ اگر آپ اس وقت ادا کر دیتے تو آج چھاتی تان کر پھرتے کہ آپ نے تبلیغ اسلام کے لئے جس رقم کا وعدہ کیا تھا وہ ادا کر دیا ہے۔"

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

ولادت اور درخواستِ دعا

محترمہ بہن ثریا صادق صاحبہ مقیم انگلینڈ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۸ر جون ۱۹۷۹ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے الحمد للہ۔ نومولود سید صادق علی شاہ صاحب مرحوم کا پوتا اور سید یوسف شاہ صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی دے اور نیک و خادمِ دین بنائے۔ نیز اس کے دوسرے بھائی بہنوں سید طارق احمد۔ سیدہ نیلوفر صادق اور شاہینہ قمر صادق کی دینی و دنیوی ترقیات کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ محترمہ بہن ثریا صادق صاحبہ نے اس خوشی میں اعانت بدر میں ۲۵ روپے ادا کئے ہیں۔ خاکسار: محمود احمد عارف ناظر بیت المال آمد

ولادت

مکرم اسماعیل نوری بی اے ولد مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی درویش نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کو اللہ تعالیٰ نے ۴ر جولائی ۱۹۷۹ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے الحمد للہ۔ اسمٰعیل نوری جرمنی میں برسرِ روزگار ہیں۔ اُن کی شادی فوزیہ نوری بنت مکرم محمد امین صاحب ساکن ہیرو انگلینڈ سے ہوئی ہے۔ بچہ کا نام "طارق نوری" رکھا گیا ہے۔ نومولود حضرت ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی صحابی کا پڑپوتا ہے۔ اس خوشی میں مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی نے مبلغ پچیس ۲۵ روپے اعانت بدر میں ادا فرمائے ہیں۔ احباب نومولود کی صحت و سلامتی، درازئ عمر اور نیک و صالح اور خادمِ دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

منیجر اخبار بدر قادیان